عظمتِ کفّارہ

توبھی وہ ہماری خطاؤں کے سبب سے زخمی ہوا
اور ہماری ہی بدیوں کی خاطر کچلا گیا
ہماری سلامتی کی تادیب اُس پر تھی
اور اُسی کے کوڑے کھانے سے ہم نے شفا پائی
اشعیا ۵۳

عظمت کفّارہ

مصنّفہ

ریورینڈ فادر جوزف نصاری

بائیبل مقدس کی معرفت کا مسئلہ ایک ایسا مسئلہ
ہے کہ اس پہ ہم کو عقل و انصاف کے ساتھ غور و فکر
کرنا مناسب ہے اور جو کوئی ایسے مسئلہ کو فراموش کرتا ہے
وہ احمق اور جاہل ہے ——— نصاری

یہ حقیقت ہے کہ جو شخص دینِ مسیحیت کی بنیادی باتوں سے بحث کر کے اس کی غایت تک پہنچنا نہیں چاہتا۔ بلکہ دور ہی سے اس کی بلند عظمت پہ نظر کرتا ہے وہ اس کی حقیقت کو ہرگز نہیں پہنچے گا ——— بہت سے اعتراضات جو مسیحی مذہب پہ کئے جاتے ہیں۔ ان کی وجہ صرف یہ ہے کہ معترض اس کے گہرے اصولوں سے ناواقف اور اس کی محکم بنیادوں سے بے خبر ہے۔ اس لئے وہ اپنے دل میں ان باتوں پہ سوچتے سوچتے تعجب اور حیرت میں پڑ جاتا ہے۔

اور یہ حالت اس پہ ایسی غالب ہو جاتی ہے کہ آخرکار وہ اس سے بالکل مغلوب ہو جاتا ہے۔

حالانکہ ضرورت اس بات کی ہے کہ معترض اعتراض کرنے سے پہلے منشائے خداوندی کو جاننے کے لئے بائیبل مقدس کا بصدقِ دل مطالعہ کرے۔

ریورینڈ فادر حنیف نصاری

سرِ آغاز

فدائے حق کے مصنف میر محمد اسحاق "جماعت احمدیہ" نے فدائے حق کو ترتیب دے کر اپنی دانست میں نوعِ انسانی کو صداقت پسند اقدار کی عظمت سے ہمکنار کرنے کی کوشش کی ہے۔ مگر اسے شومیٔ قسمت کہیں یا خوبیٔ تدبیر کہ جناب میر صاحب نے حقیقت سے چشم پوشی اختیار کر کے علم و بصیرت اور حقوقِ بشریت کی سچائی کو اپنے متعصبانہ طرزِ نگارش میں اسیر کر کے رکھ دیا ہے۔ حالانکہ ضرورت اس بات کی تھی۔ کہ خدا کے خداوندی کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے کلامِ الٰہی کی حیات بخش روشنی میں جہل و استبداد کی گرفت سے نوعِ انسانی کی مخلصی و نجات کے الٰہی انتظام کی کھلے لفظوں میں تائید کی جاتی۔ ۔ ۔ ۔ کیونکہ اس آخری زمانہ میں نسلِ انسانی کو فضلِ الٰہی اور اعانتِ خداوندی کی ضرورت ہے کلامِ خدا شاہدِ عادل ہے کہ خدائے واحد نے ازلی و لاتبدیل

انتظام کے موافق اپنے اکلوتے بیٹے "اقنوم ثانی" ہمارے منجی خداوند یسوع مسیح کے وسیلے بلا امتیاز رنگ و قوم نسلِ انسانی کو اپنا قرب عطا فرمایا —— لیکن مقامِ افسوس ہے۔ کہ میر صاحب قادیانی نے کلمہ متجسد کی عظمت سے منحرف ہو کر اپنی عقلی قوت کے مجبروسے پر خدائے قدیر و کریم کے وعدوں کو باطل قرار دیا —— اور کلمۃ اللہ کے مجسم ہو کر آدمیوں کے درمیان رہنے کی ضرورت کو جاننے کی سعی نہ کی اور نوعِ بشر کے لئے شریعت کے تسلط کو ہی باعثِ نجات قرار دے کر الٰہی بخشش اور الٰہی ہیار و محبت کی خوبی کا مذاق اڑایا ہے جسے خدا کے نزدیک قطعاً پزیرائی نہیں۔۔۔۔

میں خدائے حق کے مصنف اور ان کے حواریوں سے یہ درخواست کروں گا۔ کہ وہ آدم سے لیکر مکابیتین تک تمام انبیاء کرام کی حیات اور ان کی تعلیم اور ان کی بشارتوں پر جو خدا نے ان کی وساطت سے نسلِ انسانی کی رہائی و مخلصی کے لئے دیں گہری تحقیق فرما دیں۔ اور خدائے حی القیوم کے انتظام کو دیکھیں کہ کس طریق سے خدا نے اپنے حضور سے راندی ہوئی برگشتہ و باغی نسلِ آدم کو طرح بہ طرح اور حصہ بہ حصہ

آہستہ آہستہ احساس ندامت دلاکر اپنی قربت سے ہمکنار کیا ہے۔ تو بعید از قیاس نہیں کہ وہ یہ نہ جان لیں کہ خدائے قدیر نے اپنی کمال محبت کو نسلِ انسانی پہ یوں ظاہر کیا کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا نوعِ بشر کو بخش دیا۔ تاکہ بیٹے کی وساطت سے جہالت و گناہ کی سب تاریکیوں کو مٹا کر شیطان کے تمام کاموں کو نیست کر دیا جائے۔

لیکن اگر یہ تسلیم کر لیا جائے کہ شیطان کے کام اُسوقت تک ختم نہیں ہو سکتے جب تک اِس دُنیا کا وجود قائم ہے۔ تو میں یہ عرض کرونگا کہ شیطان ایک کتا ہے جس کو خدا نے زنجیروں کے ساتھ باندھ رکھا ہے ۔۔۔۔ جو بھونک تو سکتا ہے لیکن کاٹ نہیں سکتا جب تک کہ ہم اُس کے نزدیک نہ جائیں ۔۔۔۔

بدیں وجہ خدا ان لوگوں کو جو مسیح خداوند اقنوم ثانی پر ایمان رکھتے ہیں تاریکی سے نکال کر اپنی عجیب اور زندگی بخش روشنی میں لایا اور اپنے بیٹے خداوند یسوع مسیح کے وسیلے سے ہم کو ایک نئی زندگی بخشی اور یہ استحقاق بھی بخشا کہ ہم اُس کے بزرگ نام کی قبولیت سے خدا کے جلالی تخت اور اس کی رحمت اور کمالیت کے مقام تک پہنچ گئے۔ ہمارے اِس مقام کمالیت

کی اہمیت قرآن حکیم کی سورۃ المائدہ آیت ۴۷ میں یوں مرقوم ہے۔

وَلْيَحْكُمْ أَهْلُ الْإِنْجِيلِ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِ ط وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ٥

ترجمہ :- اور چاہیئے کہ حکم کریں انجیل والے اس پہ جو اللہ نے اتارا اس میں اور جو کوئی حکم نہ کرے اللہ کے اتارے پہ سو وہی لوگ ہیں بے حکم۔

لہٰذا دنیاوی جاہ و حشم ختم کرکے اگر اخروی زندگی کی فلاح و کامرانی کی آرزو ہو تو بہتر ہے کہ خدا کے بیٹے یسوع مسیح کے نام سے انسانی زندگی کا اتباع کیا جائے کیونکہ اعمال ۴/۱۲ میں واشگاف الفاظ میں لکھا ہے "کسی دوسرے کے وسیلے نجات نہیں کیونکہ آسمان کے تلے آدمیوں کو کوئی دوسرا نام نہیں بخشا گیا جس کے وسیلے سے ہم نجات پا سکیں"۔ —— اور اشعیا نبی اس نجات بخش خوشخبری کی یوں نبوت کرتا ہے "اور یسی کی جڑ ہوگی اور وہ جو غیر قوموں پر حکومت کرنے کو اٹھے گا اسی پر غیر قومیں امید رکھیں گی"۔ پھر دیکھیئے قرآن حکیم کی سورت حدید آیت ۲۷

ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلَىٰ آثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَآتَيْنَاهُ الْإِنْجِيلَ وَجَعَلْنَا فِي قُلُوبِ

اَلَّذِیْنَ اتَّبَعُوْہُ رَاْفَۃً وَّرَحْمَۃً ط

ترجمہ - پھر پیچھے بھیجے اُن کی پچھاڑی پر اپنے رسول اور پیچھے بھیجا عیسیٰ مریم کا بیٹا اور اُس کو دی انجیل اور رکھی اُس کے ساتھ چلنے والوں کے دل میں نرمی اور مہر -

رومیوں ۹ - ۵ میں یوں مرقوم ہے اباان ہی کے ہیں اور بشریت کی نسبت المسیح بھی ان ہی میں سے ہوا جو سب کے اوپر ابدتک خدائے محمود ہے -

یہ بات سچ اور قابلِ تسلیم ہے کہ نجات کاہنوں، پادریوں مولویوں اور نبیوں کے پاس نہیں - بلکہ مسیح یسوع ابنِ یزداں میں ہے کیونکہ جس طرح مرکزِ شمسی کے گرد تمام ستارے گھومتے اور اسی سے روشنی حاصل کرتے ہیں اسی طرح تمام انبیاء و رسل اپنی نبوتوں اور تعلیموں کے ساتھ مسیح خداوند کے گرد جو پاکیزگی اور حیاتِ ابدی کا آفتاب ہے دورہ کرتے ہیں اور اسی کی طرف اشارہ کرتے ہیں اور اُسی سے نورِ معرفت اور برکت کے طلبگار ہیں چونکہ مذہب انسان کے اچھے سلوک اور اچھے اصولوں پر مبنی ہے اور نجات ایمان پر موقوف ہے اس سچائی کی تائید میں اعمال ۱۶/۳۱ میں یوں لکھا ہے - انہوں نے کہا خداوند یسوع

مسیح پر ایمان لا تو تُو اور تیرا گھرانا نجات پائے گا" مذہب کا تقاضہ ہے کہ جہاں تک ہو سکے ہمیں خود نیکی کرنے یا نیک بننے کی کوشش کرنی چاہئیے۔ لیکن نجات کی عظمت کے تقاضے یوں پورے ہوتے ہیں کہ اُس کئے ہوئے کام کو قبول کر لینا چاہئیے۔ جو خدا اپنی بہترین کوششوں سے کر سکا۔ یوحنا ۱۶-۱۷-۳۲

مذہب انسان کو بہترین حالت میں لانے کی انسانی کوشش ہے۔ لیکن نجات ایک کامل کفارے کے وسیلے سے انسانی کوشش کے بغیر مفت حاصل ہوتی ہے۔ خدا روح ہے اور ضرور ہے کہ اس کے پرستار روح اور سچائی سے اس کی پرستش کریں کیونکہ سچائی ہی تمہیں آزاد کرے گی --- لہٰذا آؤ ہم روح اور سچائی کی ہدایت میں ندائے حق کے مصنف میر محمد اسحاق قادیانی کے مطالبات کا جواب تعلیم الہٰی اور اختلام خداوندی کی روشنی میں دیکھیں۔

اس سے پہلے کہ ہم کلام خدا کے فہم میں میر محمد اسحاق قادیانی کی خداوند یسوع مسیح کی عظمت پر مجنت طرازیوں کو باطل ثابت کریں۔ بہتر ہے کہ بانیٔ احمدیت کی متعدد رنگی زندگی پر تھوڑی سی روشنی ڈالیں۔ تاکہ قارئین کرام اس سچائی

کو پہچان سکیں کہ جس جماعت یا گروہ کا بانی ہی حق پر قائم نہ رہے اُس کے دعووں کو قیام میسر نہیں ہو سکتا ـــــ بانیٔ احمدیت مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت کے ارتقائی مدارج خود منہاجِ نبوت کے خلافِ شان ہیں لیکن مرزا قادیانی صاحب ایک مبلغ سے مناظر ـــــ مناظر سے مصنّف ـــــ مصنّف سے واعظ کی حیثیت میں متعارف ہوئے اور اس کے بعد مرزا صاحب نے محدث کا روپ اختیار کیا ـــــ پھر مجدد کے مرتبہ کا اعلان کر دیا۔ اور بالآخر نبوت کا دعویٰ کر ڈالا۔ مرزا قادیانی صاحب نے اپنے دعوئے نبوت کی تکمیل میں بانیٔ اسلام حضرت محمد مصطفٰے سے ہمسری کا دعویٰ بھی کیا ـــــ یہ ساری باتیں ان ہی کے ارشادات کی روشنی میں دیکھئے۔

(۱) پس ظلّی نبوت نے مسیح موعود مرزا غلام احمد قادیانی کے قدم کو پیچھے نہیں ہٹایا بلکہ آگے بڑھایا کہ نبیؐ کریم کے پہلو بہ پہلو لا کھڑا کیا۔ حوالہ بشیر احمد قادیانی ریویو نمبر ۳ جلد ۱۴ صفحہ ۱۱

(۲) مسیح موعود درحقیقت محمد اور عین محمد ہیں اور آپ میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں باعتبار تام۔ کام اور مقام کوئی دوئی یا مغائرت نہیں (الفضل یکم جولائی ۱۹۱۶ء)

(۳) مسیح موعود بھی جامع جمیع کمالاتِ محمدیہ ہیں پھر صحابہ مسیح موعود کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مزنیت یافتہ اور آنحضرت کے صحابہ قرار دیا ان دونوں گروہوں میں تفریق یا ایک دوسرے سے مجموعی رنگ میں افضل قرار دینا ٹھیک نہیں ہے۔

(الفضل ۲۵ مئی ۱۹۱۸ء)

(۴) گو وہی فخر الاولین والآخرین ہے جو آج سے تیرہ سو برس پہلے رحمت اللعالمین بن کر آیا (الفضل ۲۶ دسمبر ۱۹۱۵ء)

(۵) میرے پاس آئل آیا اور اس جگہ آئل خدا تعالیٰ نے جبرئیل کا نام رکھا ہے۔ حقیقت الوحی ۳۰ ۱۰

(۶) میں بار بار بتا چکا ہوں کہ میں ــــــ بروزی طور پر خاتم الانبیاء ہوں۔ (ایک غلطی کا ازالہ)

(۷) مسیح موعود کو احمد نبی اللہ تسلیم نہ کرنا اور آپ کو امتی قرار دینا امتی گروہ سمجھنا گویا آنحضرت کو امتی قرار دینا امتیوں میں داخل کرنا ہے جو کفرِ عظیم اور کفر در کفر ہے۔

(الفضل ۲۹ جنوری ۱۹۱۵ء)

(۸) جو شخص نبوت کا دعوےٰ کرے گا وہ ضروری ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی ہستی کا اقرار کرے نیز یہ بھی کہے کہ خدا تعالیٰ

کی طرف سے میرے پر وحی نازل ہوتی ہے وہ ایک اُمت بنائے جو اس کو نبی سمجھتی ہو اور اس کی کتاب کو کتاب اللہ جانتی ہو۔ (آئینۂ کمالاتِ اسلام صفحہ ۳۴۴)

۹- آپکی وفات کے بعد وحی منقطع ہو گئی اور اللہ تعالیٰ نے آپ پر نبیوں کا خاتمہ فرما دیا۔

۱۰- مجھے کب جائز ہے کہ میں نبوت کا دعویٰ کر کے اسلام سے خارج ہو جاؤں۔ اور کافروں کی جماعت سے جا ملوں ہم مدعی نبوّت پر لعنت بھیجتے ہیں۔

مرزا صاحب بطور محدث

یہ عاجز اللہ تعالیٰ کی طرف سے محدث ہو کر آیا ہے اور محدث بھی ایک معنی میں نبی ہوتا ہے۔ اگر غیب کی خبریں پانے والا نبی کا نام نہیں رکھتا تو پھر بتاؤ اس کو کس نام سے پکارا جائے

ترک عقیدہ کی تعریف

مرزا غلام احمد قادیانی کے ترکِ عقیدہ کی تعریف ملاحظہ فرمائیے۔

جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی اور وفات کے بارے میں آپ کے عقیدے میں تبدیلی ہوئی تھی۔ پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو زندہ سمجھتے رہے اور پھر ان کے فوت شدہ ہونے کا اعلان کیا۔ اسی طرح نبوت کے بارے میں بھی حضور کے خیالات میں تغیر ہوا۔ یعنی ایک زمانہ تک آپ اپنے کو نبی نہیں خیال کرتے تھے۔ لیکن پھر اپنے آپ کو نبی تعین کرنے لگے۔

(مسئلہ نبوت میں آپ نے عقیدہ ۱۹۰۱ء کے قریب تبدیل کیا)
الفضل ۱۳ جون ۱۹۴۰ء

مرزا صاحب کا یہ عقیدہ کب تک قائم رہا ــــــ ؟ اس کا جواب یہ ہے کہ مرتے دم تک وہ اس عقیدہ پر قائم رہے۔ اور توبہ کی توفیق نہیں ہوئی انہوں نے ایک خط میں لکھا کہ ــــــ میں خدا کے حکم سے نبی ہوں۔ اگر میں اس سے انکار کروں تو میرا گناہ ہوگا ــــــ یہ خط حضرت مسیح موعود نے اپنی وفات سے صرف تین دن پہلے ۲۳ مئی ۱۹۰۸ء کو لکھا اور آپکے یوم وصال ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو اخبار میں شائع ہوا۔

کلمتہ الفصل ریویو آف ریلیجز نمبر ۱۱۰ نمبر ۳ ج ۱۴

تکمیلِ نبوت

مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت کا زمانہ کم و بیش آٹھ سال رہا ــــ مرزا غلام احمد قادیانی کا ارشاد ہے کہ میں جس طرح قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں۔ اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے خدا کا کلام تعین کرتا ہوں۔

حقیقت الوحی ۲۱۱

۱۔ پہلے میں یہ سمجھتا تھا۔ کہ میں نبی نہیں ہوں۔ لیکن خدا تعالیٰ

کی وحی نے مجھے اس خیال پر نہ رہنے دیا۔

۲- اس بات کو توجہ کر کے سمجھو کہ یہ اِس قسم کا تناقض ہے کہ جیسے براہین احمدیہ میں میں نے لکھا تھا کہ مسیح ابنِ مریم آسمان سے نازل ہوگا۔ مگر بعد میں لکھا کہ آنے والا مسیح میں ہی ہوں۔ اس تناقض کا بھی یہی سبب ہے۔

(الفضل ۳ر جنوری ۱۹۴۵ء)

قارئین کرام ان حوالہ جات سے آپ حق و باطل کے امتیاز میں کسی قسم کی دشواری محسوس نہیں کریں گے ـــــ تاریخ شاہد ہے کہ ایسے افراد جن کے قول و فعل میں تضاد ہو کہاں تک راست اور قابلِ اعتماد ثابت ہو سکتے ہیں۔

اب ہم قرآنِ حکیم اور احادیث کی شہادتوں سے یسوع مسیح کی فضیلت و امتیاز پر غور کریں تاکہ ثابت کیا جاسکے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے مسیح موعود ہونے کے جتنے بھی دعوے کئے ہیں باطل اور قابلِ ردّ ہیں۔

(۱) قَالُوا لَا تَوْجَلْ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمٍ عَلِیْمٍ ﴿سورۃ الحجر آیت ۵۳﴾

ترجمہ - بولے مت ڈر ہم تجھ کو خوشی سناتے ہیں۔ ایک ہوشیار لڑکے کی۔

(۲) فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ أَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًۢا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ٥

سورۃ آل عمران آیت ۳۹

ترجمہ:- پھر اس (زکریا) کو آواز دی فرشتوں نے جبکہ وہ کھڑا تھا نماز میں حجرے کے اندر کہ اللہ تجھ کو خوشخبری دیتا ہے یحییٰ کی جو گواہی دے گا اللہ کے ایک کلمہ کی۔ اور سردار ہوگا۔ اور عورت کے پاس نہ جائے گا اور نبی ہوگا نیکوں میں۔

(۳) اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقٰهَآ اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ (سورۃ نساء آیت ۱۷۱)

ترجمہ:- تحقیق جو مسیح ہے۔ عیسےٰ مریم کا بیٹا رسول ہے اللہ کا اور اس کا کلام ہے جو ڈالا گیا طرف مریم کے اور روح ہے اس کی۔

قرآن حکیم کی ان مصدقہ شہادتوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ خداوند یسوع مسیح اپنی پیدائش اور مقصد حیات کے لحاظ سے الہیٰ النسب ہے کیونکہ دیگر انبیاء و رسل کی پیدائش اور ان کے امورِ حیات کے برعکس مسیح خداوند خدا کی ذات

میں سے ذات اور جوہر میں سے جوہر تھا۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن میں یہ لکھا ہے یا مریم ان اللہ یبشرک بکلمۃ منہ نہ یہ کہ بغلام علیم اور نہ نبی من الصالحین جیسا کہ ابراہیم اور زکریا کو کہا گیا۔

تحقیق اور کسی نبی یا رسول کو کلمۃ اللہ یا روح منہ کی نسبت سے منسوب نہیں کیا گیا۔ پس ثابت ہوا کہ مسیح خداوند دیگر انبیاء و رسل کی مانند نہیں ہے۔ بلکہ بیٹے کی مانند ہے جس کو خدا باپ نے اس دنیا میں محض اس لئے بھیجا کہ وہ کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈے اور بچائے غور کریں کہ روح منہ اللہ یا کلمتہ منہ میں کیا فرق ہے؟

یقیناً کچھ فرق نہیں۔ دیکھئے حدیث امام غزالی کی کتاب جزو سوم صفحہ ۱۶۶ شرح بیاں مرقوم ہے۔ ہاں یہ سب ایک ہی بات ہے۔ اور اس کی تائید انتہائی حد تک اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ اسکی (مسیح) کی ولادت عام طبیعت انسانی کے خلاف واقع ہوئی۔ یعنی اور کون شخص ہے جو بغیر انسانی باپ کے پیدا ہوا ہو۔ اور جس کی نسبت اور تمام انبیاء و مرسلین کے خدا کی طرف اپنے طور سے کیا گئی ہو؟ کیا یہ (مسیح)

اس ماننے نہیں کہ اس کو ابن اللہ کہا گیا ہے؟ ہو بیہودہ تھا؟
میں خداوند کا درجہ دیگر تمام انبیاء و مرسلین کے درجہ سے زیادہ بلند و
معزز ہے ۔۔۔۔ مسیح خداوند کے اس بلند و معزز درجہ کی تصدیق
میں قرآن اور احادیث کی شہادتیں صادق آتی ہیں ۔ مثلاً قرآن
کی چار شہادتیں یہ ہیں ۔
اوّل :۔ قرآن میں خداوند یسوع مسیح کو کلمۃ اللہ اور روح منہ
کہا گیا ہے ۔ اور برخلاف اس کے دیگر انبیاء و رسل کو نبی
اللہ یا رسول من اللہ خطابات کی اس نسبت سے روح منہ رسول
من اللہ سے بہت افضل ہوتی ہے ۔
دوم :۔ اس (مسیح یسوع) کا عام قاعدہ کے خلاف پیدا ہونا ایک
ایسا امر ہے جس سے یقیناً ایک دانا اور صاحب بصیرت
شخص کو یہ اقرار کرنا پڑتا ہے کہ اگر یہ شخص خدا سے عجیب
نسبت رکھنے والا اور انسانوں سے فائق و بلند مرتبہ نہ
ہوتا تو اس عجیب طریق سے پیدا ہونے کا کیا مطلب تھا ۔
سوم :۔ اس (مسیح) نے ایسے معجزے دکھائے کہ اور کسی
نبی یا مرسل سے نہ اس (مسیح) سے پہلے نہ اس سے
پیچھے سرزد ہوئے ۔

چہارم :۔ اس بات کا کہیں بھی ذکر یا اشارہ نہیں پایا جاتا۔ کہ عیسٰی مسیح نے کبھی کسی امر میں گناہ کیا۔ حالانکہ قرآن حکیم میں بڑے بڑے بزرگوں اور انبیاء کی توبہ کا ذکر ہے مثلاً نوح و ابراہیم و موسٰی اور داؤد و سلیمان کے بارہ میں لکھا ہے کہ خدا نے ان کو بخش دیا۔ نیز پیغمبر اسلام کو بھی مکمل پاکیزگی سے ہمکنار کرنے کے لئے خدا نے جو رحم کا سرچشمہ ہے۔ بھول کی اور فرمایا۔

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا ۙ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ ۔ سورۃ فتح آیت ۲

ترجمہ :۔ ہم نے فیصلہ کر دیا تیرے واسطے صریح فیصلہ تا معاف کرے تجھ کو اللہ جو آگے ہوئے تیرے گناہ اور جو پیچھے رہے ـــــ

پھر دیکھئے سورۃ الم نشرح ۔ أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۙ وَوَضَعْنَا عَنكَ وِزْرَكَ ۙ الَّذِي أَنقَضَ ظَهْرَكَ

ترجمہ :۔ کیا ہم نے نہیں کھول دیا تیرا سینہ اور اتار رکھا تجھ سے بوجھ تیرا جس نے کڑکائی پیٹھ تیری ـــــ

اور برخلاف اس کے ہرگز کہیں بھی اس بات کا ذکر نہیں پایا

کہ مسیح نے اپنے لئے خدا سے طلبِ مغفرت کی یا خدا نے خود ہی اس کے گناہ بخش دیئے ——

قرآنِ حکیم کی ان کھلی اور مدلل شہادتوں سے یہ نظریہ واضح ہوتا ہے کہ مسیح خداوند لامحالہ تمام انبیاءِ کرام سے ذات اور کمال و اختیار میں عدیم النظیر ہے۔

حدیثوں کی شہادت

اوّل :- امام مسلم کی کتاب حدیث جلد ۵ میں لکھا ہے کہ پیغمبر اسلام نے ایک دن عائشہ سے کہا۔ مامن مولود یولد لابن ادم الا نخستہ الشیطان ولادتہ فیستمل صارخامن نخستہ الشیطان الا ابن مریم وامہ -

ترجمہ :- ابن آدم کے کوئی اولاد پیدا نہیں ہوئی مگر کہ شیطان اس کی ولادت کے وقت اس کے انگلی چبھوتا ہے۔ وہ اس کے چبھونے سے رو تا چیلاتا ہے سوائے ابن مریم اور اس کی ماں کے اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ شیطان تمام لوگوں کو خواہ وہ انبیاء ہوں یا عام انسان ان کی ولادت کے وقت انگلی چبھوتا ہے سوائے مسیح اور اس کی ماں مقدسہ مریم کے۔ پس ثابت ہوا۔ کہ مسیح ابن یزداں تمام آدمیوں سے خواہ وہ کتنے ہی اچھے اور عالی مرتبت کیوں نہ ہوں بزرگ وبالا ہے

دوئم :- امام غزالی کی کتاب جزو ۳ صفحہ ۷۳ عربی میں مرقوم ہے کہ

انه لما ولد عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام انت الشیاطین ابلیس فقالت قد اصبحت الاصنام منکسۃ الرؤس فقال هذا حادث مکانکم فطار حتی اتی خافقی الارض فلم یجد شیاءً ثم وجد عیسیٰ علیہ السلام قد ولد واذا الملٰئکۃ حافین بہ فرجع الیهم فقال ان نبیاً قد ولد البارحۃ ما حملت انثیٰ قط ولا وضعت الا انا حاضرها الا هذا فایسوا ان تعبد الاصنام بعد هذا اللیلۃ۔

ترجمہ :- جب عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام پیدا ہوا تو شیاطین ابلیس کے پاس آئے اور کہا کہ صبح کو تمام بت سرنگوں پائے گئے پس اس نے کہا کہ یہ حادثہ ہے جو تمہارے مکان میں واقع ہوا۔ اور پھر اس نے اڑ کر زمین کے مشرق و مغرب کی سیر کی مگر کچھ نہ پایا۔ پھر اس نے دیکھا کہ عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے اور تمام ملائکہ اس کو گھیرے ہوئے ہیں پس وہ ان کی طرف لوٹ آیا اور کہا کہ تحقیق کل ایک نبی پیدا ہوا ہے اور کبھی کوئی بچہ پیٹ میں نہیں پڑا اور نہ پیدا ہوا مگر میں وہاں حاضر ہوتا تھا سوائے اس کے پس وہ اس

رات سے مایوس ہو گئے کہ آئندہ بتوں کی پرستش نہ ہو گی ۔
مسیح خداوند کا یہ فضیلت اور عجیب و غریب امتیازات
قابل توجہ ہیں کہ مسیح خداوند کو ان عجیب امتیازات سے
کیوں مخصوص کیا گیا ؟ مسیح خداوند کو کلمتہ اللہ اور روح
اللہ کے نام سے پکارتے ہیں کیا بھید ہے ؟ اور کہ یہ
نسبت الٰہی کیا بات ہے ؟ مسیح خداوند کا بغیر انسانی
باپ کے پیدا ہونے اور خدا کے فرشتوں کی ایک بڑی
فوج سے گھرے ہوئے ہونے کا کہ شیطان اس کے
قریب نہ آئے ؟ کیا عقل تسلیم کرتی ہے کہ یہ سب باتیں
بے فائدہ تھیں ؟

مگر مجھے یہ دیکھ کر تعجب ہوا ہے کہ میر محمد اسحاق قادیانی نے
دانستہ طور پر اس قسم کے اہم اور ضروری قضایا
سے چشم پوشی کر کے ان کو اپنی پشت کے پیچھے پھینک دیا
ہے گویا ندائے حق کے مصنف میر محمد اسحاق جماعت احمدیہ
کا خیال ہے کہ زندگی کے ان حقائق سے آنکھیں بند کر کے باطل
کو حق تصور کر کے اس کی پیروی کرنا ان کے لئے کافی ہے ۔

اب میں میر محمد اسحاق قادیانی اور ان کے حواریوں سے یہ

پوچھتا ہوں کہ آپ کا مرزا غلام احمد قادیانی اپنے قول فعل
میں کہاں تک صادق ہے۔ کیا اس میں ایسے امتیازات
موجود تھے جن سے ان کی فضیلت ظاہر ہو — ہرگز نہیں
کیونکہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے بیانات کے اول
بدل سے کام لیکر امتِ خدا کو راہِ حیات سے ہٹا کر باطل
پرستی پر مجبور کر دیا — لیکن اہل عقل و حشمت اس بات
سے آگاہ ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے جتنے بھی دعوے
کئے ہیں سب باطل اور گمراہ کن ہیں کیونکہ وہ تمام دعوے
تعلق الٰہی سے یکسر محروم ہیں۔

ذیل میں ایک نقشہ پیش کیا جا رہا ہے۔ جسے
انتہائی محنت اور تحقیق سے تیار کیا گیا ہے اس نقشہ
کے مطالعہ سے آپ مسیح خداوند کی عظمت و اختیار اور
ابدیت کو جان سکیں گے۔

ریورنیڈ فادر جوزف نصاری

توریت

اس لئے خداوند خود تم کو نشان دے گا۔ دیکھو کنواری حاملہ ہوگی۔ اور اس سے بیٹا ہوگا۔ اور وہ اس کا نام عمانوئیل رکھے گی

اشعیا ۷۔۱۴

انجیل

دیکھو کنواری حاملہ ہوگی اور اس سے بیٹا ہوگا۔ اور اس کا نام عمانوئیل رکھیں گے جس کا ترجمہ ہے خدا ہمارے ساتھ

متی ۱۔۲۳

قرآن

اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ۙ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۙ وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِى الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَ

سورۃ آل عمران آیت ۴۴۔۴۵

ترجمہ۔ جب کہا فرشتوں نے اے مریم اللہ تجھ کو بشارت دیتا ہے ایک اپنے حکم کی جس کا نام مسیح عیسیٰ مریم کا بیٹا مرتبے والا دنیا میں اور آخرت میں اور نزدیک والوں میں اور باتیں کرے گا لوگوں سے جب ماں کی گود میں ہوگا اور نیک بختوں میں ہے۔

توریت کیونکہ ہمارے لئے ایک لڑکا پیدا ہوا۔ اور ہم کو ایک بیٹا عطا کیا گیا اور صدارت اس کے کندھے پر ہے اور اس کا نام یہ ہے۔ عجیب۔ مشیر۔ خدائے قادر۔ ابد ابدی۔ سلامتی کا رئیس۔ **اشعیا باب ۹ آیت ۶**

انجیل اور فرشتے نے اس سے کہا اے مریم نہ ڈر۔ کیونکہ تو نے خدا کے نزدیک فضل پایا ہے۔ اور دیکھ تو حاملہ ہوگی اور تیرے بیٹا ہوگا۔ اور تو اس کا نام یسوع رکھے گی۔ وہ **بڑا ہوگا اور حق تعالیٰ کا بیٹا کہلائے** گا تب مریم نے فرشتے سے کہا یہ کس طرح ہوگا جبکہ میں مرد سے ناواقف ہوں اور فرشتے نے جواب میں اس سے کہا۔ **روح القدس** تجھ پر نازل ہوگا اور حق **تعالیٰ** کی قدرت تجھ پر سایہ ڈالے گی اور اس سبب سے وہ قدوس مولود خدا کا بیٹا کہلائے گا۔

لوقا باب ۱ آیات ۳۰ - ۳۱ - ۳۴

قرآن

قَالَتْ اَنّٰى يَكُوْنُ لِىْ غُلٰمٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِىْ بَشَرٌ وَّلَمْ اَكُ بَغِيًّا ۝ قَالَ كَذٰلِكِ ۚ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَىَّ هَيِّنٌ ۚ وَلِنَجْعَلَهٗۤ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا ۚ وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا ۝

سورۃ مریم آیت ۱۹ - ۲۰ - ۲۱

ترجمہ :- بولی کہاں سے ہوگا لڑکا اور چھوا نہیں مجھ کو آدمی نے اور میں بدکار نہیں تھی - بولا یونہی فرمایا تیرے رب نے وہ مجھ پر آسان ہے اور اس کو ہم کیا چاہیں لوگوں کو نشانی اور مہر ہماری طرف سے - اور ہے یہ کام ٹھہر چکا -

توریت

خداوند نے میرے خداوند سے کہا کہ میری داہنی طرف بیٹھ جب تک کہ تیرے دشمنوں کو تیرے پاؤں کی چوکی نہ بنا دوں - زبور ۱۱۰ - آیت ۱

انجیل

ابتدا میں کلمہ تھا - اور کلمہ خدا کے ساتھ تھا اور کلمہ خدا تھا - اور کلمہ مجسم ہوا اور ہم میں سکونت پذیر ہوا - یوحنا باب ۱ آیت ۱ و ۱۴

قرآن

اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ ۚ اَلْقٰهَا

اِلٰی مَرْیَمَ وَ رُوْحٌ مِّنْہُ۔

ترجمہ:- مسیح جو ہے عیسیٰ مریم کا بیٹا رسول ہے اللہ کا اور اس
کا کلام جو ڈال دیا مریم کی طرف اور روح ہے اسی کی

سورۃ نساء آیت ١٧١

توریت

اور تو اے بیت لحم افراتہ جو یہوداہ کے گھرانوں
میں کمتر ہے تجھ میں سے ایک شخص میرے لئے وہ نکلے گا
جو اسرائیل کی گلہ بانی کرے گا اور جس کا صدور قدیم سے بلکہ زمانۂ
سابق سے ہے۔ میکا باب ٥ - آیت ١

انجیل

اور وہی بدن یعنی کلیساء کا سر ہے وہی ابتدا
ہے اور مردوں میں پہلوٹھا تاکہ سب چیزوں میں
وہی اول ہو۔ کلسیوں باب ١ آیت ١٨

اباؤ ان ہی کے ہیں اور بشریت کی نسبت المسیح بھی ان
ہی میں سے ہوا جو سب کے اوپر ابد تک خدائے محمود ہے آمین

رومیوں باب ٩ آیت ٥

قرآن

ثُمَّ قَفَّیْنَا عَلٰٓی اٰثَارِھِمْ بِرُسُلِنَا وَ
قَفَّیْنَا بِعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ وَاٰتَیْنٰہُ
الْاِنْجِیْلَ ۵ وَجَعَلْنَا فِیْ قُلُوْبِ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْہُ

إِلَىٰ مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِّنْهُ ۔

ترجمہ:- مسیح جو ہے عیسیٰ مریم کا بیٹا رسول ہے اللہ کا اور اس کا کلام جو ڈال دیا مریم کی طرف اور روح ہے اس کی

سورۃ نساء آیت ۱۷۱

توریت

اور تو اے بیت لحم افراتہ جو یہوداہ کے گھرانوں میں گنتی میں ہے تجھ میں سے میرے لئے وہ نکلے گا جو اسرائیل کی گلہ بانی کرے گا اور جس کا صدور قدیم سے بلکہ زمانہ سابق سے ہے

میکا باب ۵ - آیت ۱

انجیل

اور وہی بدن یعنی کلیسیا کا سر ہے وہی ابتدا ہے اور مردوں میں پہلوٹھا تاکہ سب چیزوں میں وہی اول ہو

کلسیوں باب ۱ آیت ۱۸

ابا ان ہی کے ہیں اور بشریت کی نسبت المسیح بھی ان ہی میں سے ہوا جو سب کے اوپر ابد تک محمود خدا ہے آمین

رومیوں باب ۹ آیت ۵

قرآن

ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلَىٰ آثَارِهِم بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَآتَيْنَاهُ الْإِنجِيلَ ۵ وَجَعَلْنَا فِي قُلُوبِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ ۵

رَاْفَةً وَّ رَحْمَةً ۔ ۔ سورۃ الحدید آیت ۲۶

ترجمہ :- پھر پیچھے بھیجے انکی پچھاڑی پر اپنے رسول اور پیچھے بھیجا عیسیٰ مریم کا بیٹا اور اس کو دی انجیل اور رکھی اس کے ساتھ چلنے والوں کے دل میں نرمی اور مہر۔

توریت زمین کی سب قومیں تیری نسل سے برکت پائیں گی

تکوین باب ۲۶ باب ۴

وہ دن آتے ہیں جن میں ہیں داؤد کے لئے ایک صادق کونپل پیدا کرونگا جو بادشاہ ہو کر سلطنت کرے گا وہ دانشمند ہوگا اور دنیا میں عدل اور صداقت کا کام کرے گا۔

ارمیا باب ۲۳ آیت ۵

اس روز یسی کی اس جڑ کو جو امت کے لئے جھنڈے کی طرح قائم ہے غیر قومیں تلاش کریں گی اور اس کی جائے سکونت جلیلی ہوگی۔ اشعیا باب ۱۱ آیت ۱۰

انجیل تم انبیاء کی اولاد اور اس عہد کے ہو جو خدا نے تمہارے باپ دادا سے باندھا جب ابراہیم سے کہا کہ تیری نسل سے روئے زمین کے تمام قبیلے برکت پائیں گے پہلا تمہارے ہی خاطر خدا نے اپنے خادم کو زندہ کر کے بھیجا

کہ تمہیں برکت دے تاکہ تم میں سے ہر ایک اپنی بدیوں سے پھرے۔
اعمال باب ۳ آیت ۲۵-۲۶

قرآن

ثُمَّ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتٰبَ تَمَامًا عَلَی الَّذِیْٓ اَحْسَنَ وَ تَفْصِیْلًا لِّکُلِّ شَیْءٍ وَّ هُدًی وَّ رَحْمَةً۔
سورة انعام آیت ۱۵۴

ترجمہ:- پھر دی ہم نے موسیٰ کو کتاب پورا فضل نیکی والے پر اور بیان ہر چیز کا اور ہدایت اور مہر۔

اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْکِتٰبُ عَلٰی طَآئِفَتَیْنِ مِنْ قَبْلِنَا وَ اِنْ کُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِیْنَ ۙ اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَیْنَا الْکِتٰبُ لَکُنَّآ اَهْدٰی مِنْهُمْ۔
سورة انعام آیت ۱۵۶-۱۵۷

ترجمہ:- اس واسطے کہ کبھی کہو کتاب جو اتری تھی سو دو ہی فرقوں پر ہم سے پہلے اور ہم کو ان کے پڑھنے پڑھانے کی خبر نہ تھی۔ یا کہو اگر ہم پر اترتی کتاب تو ہم راہ چلتے ان سے بہتر۔

قرآن

وَلْیَحْکُمْ اَهْلُ الْاِنْجِیْلِ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِیْهِ

وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ

سورۃ مائدہ۔ آیت ۴۶

ترجمہ:۔ اور چاہیئے کہ حکم کریں انجیل والے اس پر جو اللہ نے اتارا اس میں اور جو کوئی حکم نہ کرے اللہ کے اتارے پر سو وہی لوگ ہیں بے حکم۔

توریت

اس لئے میں بہتیروں کو اس کا حصہ کردونگا اور بے شمار لوگ اسکی غنیمت ہونگے کیونکہ اس نے اپنی جان موت کے حوالے کردی اور وہ بدکرداروں کے ساتھ شمار کیا گیا۔ پس اس نے بہتیروں کے گناہ اٹھائے اور وہ بدکرداروں کا شفیع ہے۔ اشعیاء ۵۳ آیت ۱۲

کیونکہ بہت سے کتے مجھے گھیرے ہوتے ہیں۔ بدکرداروں کا گروہ میری چاروں طرف ہے انہوں نے میرے ہاتھ اور میرے پاؤں چھید ڈالے ہیں۔ میں اپنی سب ہڈیاں گن سکتا ہوں۔ پر وہ مجھے تاکتے اور دیکھ کر خوش ہوتے ہیں۔ وہ میرے کپڑے آپس میں بانٹتے اور میرے لباس پر قرعہ ڈالتے ہیں۔

زبور ۲۲ - آیت ۱۶ - ۱۷ - ۱۸

انجیل

تب پلاطوس نے یسوع کو پکڑ کر کوڑے لگوائے اور سپاہیوں نے کانٹوں کا تاج بنا کر اس کے سر پر رکھا۔

یوحنا باب ۱۹ آیت ۱-۲

اور انہوں نے اس کے ساتھ دو ڈاکوؤں کو ایک اس کے دائیں اور ایک اس کے بائیں مصلوب کیا (یوں یہ نوشتہ پورا ہوا کہ "وہ بدکاروں کے ساتھ شمار کیا گیا")

مرقس باب ۱۵ آیت ۲۷-۲۸

قرآن

إِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَىٰ إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَجَاعِلُ الَّذِينَ اتَّبَعُوكَ فَوْقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ج

سورۃ آل عمران آیت ۵۴

ترجمہ:- جس وقت کہا اللہ نے اے عیسٰی میں تجھ کو پھیر لونگا اور اٹھا لونگا اپنی طرف اور پاک کر دونگا کافروں سے۔ اور رکھوں گا تیرے تابعوں کو اوپر منکروں سے قیامت کے دن تک۔

توریت

اس لئے میرا دل خوش اور میری روح شادمان ہے بلکہ میرا جسم بھی امن سے رہا کرے گا کیونکہ

تو میری جان کو عالمِ اسفل میں نہ چھوڑے گا اور نہ تو اپنے مقدس
کو سڑنے دیگا۔ زبور ۱۵ آیت ۹: ۱۰

انجیل

پس یسوع نے جب سرکہ پیا تو کہا تمام ہُوا اور
اُس نے سر جھکا کر جان دیدی۔

یوحنا باب ۱۹ آیت ۳۰

لیکن جب انہوں نے یسوع کے پاس آکر دیکھا کہ وہ مرچکا
ہے تو اس کی ٹانگیں نہ توڑیں یوحنا باب ۱۹ آیت ۳۳

تم زندوں کو مردوں میں کیوں ڈھونڈتی ہو وہ یہاں نہیں
بلکہ جی اٹھا ہے۔ لوقا باب ۲۴ آیت ۵-۶

قرآن

وَالسَّلٰمُ عَلَیَّ یَوْمَ وُلِدْتُّ وَیَوْمَ
اَمُوْتُ وَیَوْمَ اُبْعَثُ حَیًّا ۝
ذٰلِكَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِیْ فِیْهِ
یَمْتَرُوْنَ ۝

سلام ہے مجھ پر جس دن میں پیدا ہُوا اور جس دن مروں
اور جس دن کھڑا ہوں جی کر یہ ہے عیسیٰ مریم کا بیٹا سچی
بات جس میں جھگڑتے ہیں *

سوال ۱

جب مسیح کو صلیب پر لٹکایا گیا تو صلیبی تکالیف کو جسم کے ذریعہ مسیح کی انسانی روح نے محسوس کیا یا الوہیت نے؟ اگر انسانی روح نے دکھ محسوس کئے تو ہم پر ایک انسان قربان ہوا نہ کہ خدا کا اکلوتا اقنوم ثانی۔ اور اگر صلیبی دکھ الوہیت نے محسوس کئے تو یہ الوہیت کا نقص ہے کہ وہ بھی انسانی روح کی طرح دکھ بھوگتی ہے اگر الوہیت بھی دکھوں میں مبتلا ہو سکتی ہے تو الوہیت اور انسانیت میں مابہ الامتیاز کیا رہا؟

جواب

ہم مسیحی لوگ کتاب اللہ" بائیبل مقدس کی تعلیم کے مطابق یہ اعتقاد و ایمان رکھتے ہیں کہ مسیح یسوع ابن یزداں نے جو کلمۃ اللہ اور تثلیث مقدس کا دوسرا اقنوم ہے۔ اپنی الٰہی ذات اور اختیار سے اپنی پاک لاتبدیل قدرت کے وسیلے جسم اور نفس انسانی اختیار کیا۔ بدیں وجہ یسوع مسیح ابن وحید میں ذات الٰہی اور ذات انسانی جو متحد اور متمیز ہیں اور باہم مخلوط نہیں ہیں دو ذاتیں ہو گئیں۔ مسیح کی الٰہی ذات پر بھوک۔ تکلیف۔ رنج و الم یا موت وغیرہ کے دخل نہیں۔ لیکن انسانی ذات پر یہ سب باتیں واقع ہوتی

ہیں - انجیل میں مرقوم ہے - ابتدا میں کلمہ تھا اور کلمہ خدا کے ساتھ تھا اور کلمہ خدا تھا اور یہی کلمہ متجسد ہوا - اسی کلمۂ متجسد کی بابت قرآنِ حکیم میں کلمتہ اللہ اور روح منہ کی شہادت موجود ہے -

خدا کا بیٹا یسوع مسیح جسم کے لحاظ سے داؤد کی نسل سے پیدا ہوا اور دکھ اٹھایا - اور جسم میں مارا گیا ــــ یعنی جسم کی نسبت نہ الوہیت کی نسبت اور نہ اس کے ساتھ ــــ یعنی جسم کی نسبت کے لحاظ سے مسیح پر موت واقع ہوئی اور الوہیت کے اعتبار سے وہ ابد تک قادرِ مطلق ہے ــــ بالکل ایسے ہی جیسے کہ آگ کپڑے کو جلا دیتی ہے اور سونا جو اس میں ہو اس کو کچھ ضرر نہیں پہنچاتی - اسی طرح صلیب اور موت کی تکالیف نے مسیح کی انسانی ذات پر اثر کیا - لیکن اس کی الہی ذات پر صلیب اور موت کی تکالیف اپنی کچھ تاثیر نہ کر سکیں - کیونکہ مخلوق میں اتنی قوت و قدرت نہیں کہ وہ خالق کو گزند پہنچائے

بیشک یہ امر قابلِ تحقیق ہے کہ ذات الہی اور ذاتِ انسانی کے اتحاد میں کیونکر ایک واحد شخص بن گیا - لیکن یہ بات امورِ محال میں سے نہیں ہے - جیسا کہ پوشیدہ نہیں اور نہ ہی اس سے خدائے واحد و قادرِ مطلق کے جلال و کاملیت

میں کچھ نقص عائد ہوتا ہے بلکہ اِس سے اُس کی عقلِ سلیم سے معمور مخلوق کے نزدیک اس کی عظمت اور جلال اور بھی زیادہ ہو جاتا ہے۔

یہ بات واجب التسلیم ہے کہ جب مسیح کو صلیب پر کھینچا گیا تو اس نے صلیبی دکھ کو الوہیت کی حیثیت سے نہیں اٹھایا تھا بلکہ فقط انسانیت کی حیثیت سے۔ کیونکہ یہ بات قطعی طور پہ محال ہے کہ الوہیت کو کسی قسم کا دکھ یا تکلیف پہنچے۔ اس لیے صلیب صرف ذاتِ انسانی پہ واقع ہوئی۔ یہ خدا کا ازلی ارادہ اور مشیت تھی کہ وہ اس طریق پہ اپنے بیٹے کے خون سے نافرمان اور گنہگار انسان کا فدیہ دے۔ تاکہ اپنی بیکراں و لامحدود بخشش و فضل کو اپنی اس گناہ کے اعتبار سے مفلوج مخلوق پہ ظاہر کرے۔ دیکھیے اشعیا باب ۵۳ آیات ۱ تا ۵۔ "جو ہم سے سنا اس کا کس نے یقین کیا ہے؟ اور خداوند کا بازو کس پہ ظاہر ہوا ہے؟ وہ اس کے آگے کونپل کی طرح پھوٹ نکلا خشک زمین سے جڑ کی مانند۔ اُس کی کچھ صورت نہیں۔ کچھ حشمت نہیں کہ ہم اس کا لحاظ کریں۔ اس کی کچھ شکل نہیں کہ ہم اس کے مشتاق ہوں۔ حقیر اور آدمیوں سے متروک

مرد غمناک اور بیماریوں کا آشنا۔ ایسے شخص کی مانند جس سے منہ موڑتے ہیں۔ وہ حقیر تھا اور ہم نے اس کی کچھ قدر نہ کی۔ یقیناً اس نے ہماری ہی بیماریاں اٹھائیں۔ ہمارے ہی غم اس پر لدے ہوئے تھے حالانکہ ہم اُسے مردود سمجھے اور خدا کی طرف سے مارا ہوا اور ذلیل تو بھی وہ ہماری ہی خطاؤں کے سبب سے زخمی ہوا اور ہماری بدلیوں کی خاطر کچلا گیا۔ ہماری سلامتی کی تادیب اس پر تھی اور اسی کے کوڑے کھانے سے ہم نے شفا پائی ہم سب بھیڑوں کی مانند بھٹک گئے ہم میں سے ہر ایک اپنی راہ کو پھرا پر خداوند نے ہم سب کی بدی اس پر لادی۔

عدل و انصاف کے ساتھ اس بات پر غور کریں کہ جس طرح ابن خدا یسوع مسیح سے پہلے ابرہام نے خدا کے حکم کے موافق اپنے بیٹے اضحاق کو قربانی کے لئے پیش کیا۔ اُسی طرح الوہیت نے انسانیت کو جو اس کے ساتھ متحد تھی خدا کے سامنے بطور ذبیحہ اور قربانی کے گذران دیا۔ تاکہ اس طریق سے خدائے حی القیوم کی شریعت کا حق جس سے انسان نے تجاوز کیا تھا خدا کی مرضی اور عدل کے تقاضوں کے مطابق پورے طور پہ ادا کرے —— بیشک یہ ایک ایسی

بات ہے کہ اس کا سمجھنا اور قبول کرنا ذرا مشکل سا امر ہے تو بھی اس کا واجبی اور حقیقی ہونا کسی طرح بھی قابلِ رَدّ نہیں۔ دیکھئے پہلا قرنتیوں باب ۱ آیات ۱۸ تا ۲۲ کیونکہ صلیب کا پیغام تو ہلاک ہونے والوں کے نزدیک حماقت ہے مگر ہم نجات پانے والوں کے نزدیک خدا کی قدرت ہے کیونکہ لکھا ہے کہ میں دانشمندوں کی دانش کو نیست اور عقلمندوں کی عقل کو رَدّ کر دونگا۔ کہاں ہے دانشمند کہاں ہے فقیہہ۔ کہاں ہے اس دُنیا کا مباحثہ۔ کیا خدا نے اس دنیا کی حکمت کو حماقت نہیں ٹھہرایا؟ اس لئے کہ جب خدا کی حکمت کے مطابق دنیا نے اپنی حکمت سے خدا کو نہ پہچانا تو خدا کو یہ پسند آیا کہ منادی کی حماقت کے وسیلے سے ایمان لانے والوں کو نجات دے۔

سوال ۲

تثلیث کے تین اقانیم ہیں ۔ باپ[۱] ۔ بیٹا[۲] ۔ روح القدس[۳] آیا تینوں میں کوئی مابہ الامتیاز بھی ہے یا نہیں ؟ اگر کوئی بھی مابہ الامتیاز نہیں تو تین اقنوم نہ ہوئے صرف ایک ہوا اور اگر کوئی مابہ الامتیاز ہے تو وہ اعلیٰ صفت ہے یا ادنیٰ ؟ اگر اعلیٰ ہے تو ایک اقنوم میں ایک اعلیٰ بات ہے جو دوسرے دو اقنوموں میں نہیں تو اس طرح وہ دو اقنوم ناقص ہوئے اور ناقص افراد کا مجموعہ بھی ناقص ہوتا ہے ۔ اگر مابہ الامتیاز کوئی بری یا ادنیٰ صفت ہے تو یہ بھی الوہیت کا نقص ہے کہ ایک اقنوم میں ایک بری صفت ہے جس سے دوسرے دو اقنوم بری ہیں ۔

جواب

انسان کی حکمت و دانش خدا کی صفاتِ عدل و رحم کے حکیمانہ ازلی و ابدی طریق کو سمجھنے سے یکسر محروم و معذور ہے لیکن خدا کی کوئی بات ۔ حق کی متلاشی آنکھ سے پوشیدہ بھی نہیں ۔

تثلیث کے تین اقانیم کی وضاحت یوں ہے کہ باپ خدا جو بانیٔ تخلیقِ عالمین ہے ۔ اپنی مخلوق نسلِ انسانی سے بے حد محبت رکھتا ہے یہی وجہ ہے کہ انسان کی نافرمانی کے سبب اس نے اپنی لامحدود رحمت و محبت کو جو وہ اپنی خطاکار اور مقامِ حیات سے گری ہوئی مخلوق سے رکھتا ہے ظاہر کرے چنانچہ خدا باپ کے ازلی پروگرام کے مطابق بیٹا جو وجہ تخلیق عالمین ہے باپ سے مولود ہوا۔ تاکہ برگشتہ و نافرمان نسلِ انسانی کے درمیان رہ کر ایک اعلیٰ و ارفع زندگی کا کامل و اکمل نمونہ پیش کرے اور عالمین کے لئے رحمت اور قدرت کی نشانی ثابت ہو چنانچہ انجیل میں ہی نہیں بلکہ قرآن حکیم میں بھی ایسی بہت سی دلیلیں موجود ہیں۔ جن کے مدِّنظر بیٹے کا مولود ہونا انتہائی ضروری تھا

وَلِنَجْعَلَهٗ آيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا ج وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا

ترجمہ :- "اور تو کریں ہم اس "مسیح" کو نشانی واسطے لوگوں کے اور مہربانی اپنی طرف سے اور ہے کام مقرر کیا ہوا"

دیکھئے سورۃ مریم اور عالمین کے لیئے رحمت اور قدرت کا نشان بن کر خدا باپ اور نسلِ انسانی کا ثالث بن کر درمیانی ہونا ضرور تھا ——— اور جب بیٹے کی وساطت سے

شریعت کی تکمیل ہو چکی تو یہودیوں کی ناپاک اور گناہ سے ملوث سازشوں کے سبب بیٹے کو مصلوب کر دیا گیا اور چونکہ اذنِ خداوندی بھی یہی تھا کہ بنی نوع انسان جو احکامِ شریعت کی بیداغ پیروی کرنے کی قدرت سے محروم تھے - خدا باپ کی محبت اور فضل و رحم کے مظہر کا پرتو بن کر قرب ایزدی کے حصول کے لئے اقنومِ ثانی بیٹے کی تعلیم پر عمل کریں - اور باپ اور بیٹے کی جانب سے قوت " روح القدس " حاصل کر کے اپنے فقید المثال و عدیم النظیر ایمان کو غیر اقوام کے لئے ایک اعلےٰ نمونہ کے طور پر پیش کر سکیں ــــــــ اور جب بیٹا بعد از موت زندہ ہو کر عالمِ بالا پر چڑھ گیا تو اس نے اپنے پرستاروں سے وعدہ فرمایا کہ میں جاتا ہوں تاکہ تمہارے لئے جگہ تیار کروں - لیکن تم پریشان نہ ہونا - میں تمہیں تمہارا مددگار یعنی روح القدس بھیجونگا - وہ تمہاری رہنمائی کرے گا - چنانچہ مسیح خداوند کے آسمانِ بالا پر جانے کے بعد روح القدس نازل ہوا - جو باپ اور بیٹے کی قوتِ محبت اور الوہیت کا مظہر ہے - روح القدس کی قوت ویسی ہی قوت ہے جیسے بیٹے کی اور بیٹے کی قوت و اختیار ایسے ہی ہے

جیسا باپ کا۔ تو معلوم ہوا کہ باپ بیٹا اور روح القدس تینوں اقانیم کی غائیت اور اختیار ایک ہی ہے۔ تینوں اقانیم میں سے ایک دوسرے سے یا دوسرا تیسرے سے بڑا یا چھوٹا نہیں۔ تینوں کی قدرت و اختیار الوہیت ایک ہے۔ اور خدا تے ذو الجلال کا واحد وجود ان تین اقانیم میں ہے یعنی تثلیث فی التوحید ـــــ مثال کے طور پر آپ سورج کو دیکھیں اس کا وجود ایک نظر آئے گا لیکن سورج کے واحد وجود میں تین صفات پائی جاتی ہیں۔

"جرم - روشنی - حرارت"۔ ان تینوں صفات کو ایک دوسری پر ایک دوسری کو کچھ فضیلت نہیں ـــــ اسی طرح ایک پھول کو لیجئے۔ اس میں بھی تین صفات ہیں۔ پھول کا وجود ـــــ رنگ ـــــ بُو۔ پھول کی یہ تینوں شقیں ایک دوسری پر کچھ امتیاز نہیں رکھتیں بلکہ مل کر ایک وجود بنتی ہیں ـــــ اسی طرح باپ[1] - بیٹا[2] - روح القدس[3] ایک واحد خدا کی صفاتِ کریمانہ ہیں اور ان صفات میں ایک صفت دوسری صفت پر امتیاز نہیں رکھتی بلکہ تینوں صفاتِ جلال برابر قدرت و اختیار کی حامل ہیں اور یہی

تینوں اقانیم خدائے واحد کی حیثیت رکھتی ہیں ۔ لیکن انسان ایس امرِ خطیر کی کیفیت کو سمجھنے کی قدرت نہیں رکھتا۔ مگر یہ کیفیت محال و غیر ممکن نہیں ۔ اگر ہم پہلے عدل و انصاف کی آنکھوں سے عدلِ الٰہی کے تخت پہ جو کسی کی رعایت نہیں کرتا نظر کریں اور پھر اپنے دلوں کو جو خطاؤں کا سرچشمہ ہیں اور نیز اپنی بے شمار خطاؤں اور گناہوں کو ملاحظہ کریں تو ہم کو معلوم ہو جائے گا کہ ہماری خلاصی کا کوئی طریق نہیں سوائے خدا کی نعمت و رحمت کے قبول کرنے کے لہٰذا خدا باپ نے اپنے بیٹے کے وسیلے اپنا فضل اور سچائی بنی آدم پہ ظاہر کی اور اسی سچائی کے وسیلے سے انسان کو شریعت کی غلامی سے مخلصی دے کر فضل کی پناہ میں لے لیا اور اس پناہ کو مزید محکم بنانے کے لئے روح القدس کی قوت بخشی تاکہ شریعت کی غلامی سے آزادی کو بدی کا پردہ نہ بنایا جائے ۔

سوال ۳

عیسائیوں کا یہ کہنا کہ مسیح کے سوا کوئی انسان گناہ سے پاک نہیں ایک بالکل بے بنیاد دعویٰ ہے جس کا کوئی ثبوت نہیں - بلکہ خود بائیبل کے خلاف ہے دیکھو لوقا باب ۱ آیت ۶ وہاں لکھا ہے کہ زکریا نامی ایک کاہن تھا - اس کی جورو ہارون کی بیٹیوں میں سے تھی اور اس کا نام الیشبع تھا - وہ دونوں خدا کے حضور راستباز اور خداوند کے سارے حکموں اور قانونوں پہ بے عیب چلنے والے تھے دیکھئے زکریا اور اس کی بیوی کی تعریف ہے جو نبی بھی نہیں صرف معمولی کاہن ہے - اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ دونوں میاں بیوی بالکل بے گناہ تھے اور خدا تعالیٰ کے جس قدر بھی قانون تھے سب پر عمل کرتے تھے پھر ان کا عمل کوئی معمولی نہ تھا بلکہ وہ خدا کے حکموں پر بے عیب چلنے والے تھے اور نہایت راستباز تھے تو یہ دعویٰ کرنا کہ آدم کی اولاد میں سب گنہگار ہیں - لوقا کے نزدیک غلط ہے کیونکہ زکریا اور اس کی بیوی دونوں جو بالکل بے گناہ تھے باوا آدم ہی کی

اولاد میں سے تھے اب عیسائی صاحبان بتائیں کہ مسیح کے سوا
باقی سب کے گنہگار رہونے کی کیا دلیل ہے ؟

سورۃ آل عمران آیت ۳۸

اِنَّ اللّٰہَ یُبَشِّرُکَ بِیَحْیٰی مُصَدِّقًا بِکَلِمَۃٍ
مِّنَ اللّٰہِ وَ سَیِّدًا وَّ حَصُوْرًا وَّ نَبِیًّا مِّنَ
الصّٰلِحِیْنَ ۝ قَالَ رَبِّ اَنّٰی یَکُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ وَّ
قَدْ بَلَغَنِیَ الْکِبَرُ وَامْرَاَتِیْ عَاقِرٌ ۝ قَالَ
کَذٰلِکَ اللّٰہُ یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ ۝ قَالَ رَبِّ
اجْعَلْ لِّیْٓ اٰیَۃً ۝ قَالَ اٰیَتُکَ اَلَّا تُکَلِّمَ النَّاسَ
ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ اِلَّا رَمْزًا ۝ وَاذْکُرْ رَّبَّکَ
کَثِیْرًا وَّ سَبِّحْ بِالْعَشِیِّ وَالْاِبْکَارِ ۝

جواب

اس عالمِ باطل کو چھوڑ کر عالمِ حق کی طرف رجوع کرنا اور دنیا کے تکبّر و غرور کو ترک کر کے خدا کی مرضی کو جاننا اور اسکا جلال حاصل کرنا امرِ خداوندی ہے اہلِ عقل و حشمت کے نزدیک احکامِ خداوندی کی مکمل اطاعت و فرمانبرداری وجۂ فلاح و نجات ہے ——— بے شک زکریا کاہن اور اُس کی بیوی الیشبع احکامِ شریعت پر عمل کر کے اپنی تمام زندگی خدا کے ساتھ چلتے رہے ہیں لیکن جب جبرائیل نے زکریا کو یوحنا (یحییٰ) کی بشارت دی تو زکریا نے یقین نہ کیا بلکہ شک میں مبتلا ہو گیا اس کی ذہنی کیفیت اور قلبی ایمان کی کیفیت متنزل ہو گئی اور اسی سبب سے یعنی خداوند کے فرمان پر شک کر کے زکریا شک کے گناہ کا یعنی بے اعتقادی کا مرتکب ہو گیا دیکھئے لوقا باب ۱ آیت ۱۸۔ زکریا نے فرشتہ سے کہا۔ میں اس بات کو کس طرح جانوں؟ کیونکہ میں بوڑھا ہوں اور میری بیوی عمر رسیدہ ہے۔ گویا زکریا کے نزدیک اولاد کا پیدا ہونا ایامِ جوانی میں ہی ممکن

ہوسکتا تھا اور اپنے سن رسیدہ ہونے کے باعث خدا کی الوہیت
قوت اور قدرت واختیار کو تسلیم کرنیکے باوجود بھی شک و تردد سے
بشارت ایزدی پر حجت طرازی کرکے حق تعالیٰ کے نزدیک گنہگار
ہوگیا اور حق تعالیٰ نے اپنی سچائی کے وقار کو یوں بلند رکھا کہ
زکریا کو اُس کے شکی مزاج کی حماقت پر مدتِ معینہ تک
اس کی قوتِ گویائی کو نشان نما سزا کے طور پر سلب کردیا۔
دیکھیے۔ لوقا باب آیت ۲۰۔ اور دیکھ جس دن تک یہ باتیں
واقع نہ ہولیں تو چپکا رہے گا اور بول نہ سکے گا اس لیے کہ
تو نے میری باتوں کا جو اپنے وقت پر پوری ہونگی یقین نہ کیا۔
دیکھیے سورۃ آل عمران۔ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًۢا
بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ
الصّٰلِحِيْنَ ۝ قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّقَدْ
بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ وَامْرَاَتِيْ عَاقِرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكَ
اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ۝ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً
قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا
وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ۝
ترجمہ۔ تحقیق اللہ بشارت دیتا ہے تجھ کو ساتھ یحییٰ

کے ماننے والا ہے ایک بات کو اللہ سے اور سردار ہے اور بند رہے عورتوں سے اور نبی ہے صالحوں سے۔ کہا اے رب کیونکر ہوگا واسطے میرے لڑکا اور تحقیق پہنچا ہے مجھ کو بڑھاپا اور بی بی میری بانجھ ہے کہا اسی طرح اللہ تعالیٰ کرتا ہے جو چاہتا ہے کہا اے پروردگار مقرر کر واسطے میرے نشانی۔ کہا نشانی تیری یہ کہ نہ بول سکے لوگوں سے تین دن مگر اشارہ سے اور یاد کر رب کو اور تسبیح کر شام اور صبح کو ——— یعنی گواہی دے گا اللہ کے حکم کی یعنی مسیح کی۔ حضرت یحییٰ "یوحنا" لوگوں کے آگے سے خبر دیتے تھے حضرت عیسیٰ (مسیح) کی۔ اللہ تعالیٰ نے خطاب دیا ہے اپنا حکم یعنی محض حکم سے پیدا ہوئے بغیر باپ کے پھر جب حضرت یحییٰ "یوحنا" ماں کے پیٹ حمل پڑے۔ تو حضرت زکریا کو تین روز یہی حالت رہی کہ آدمی سے کلام نہ کر سکے اس وقت ان کی عمر ایک کم سو برس کی تھی اور ان کی عورت کی عمر دو کم سو برس۔

چونکہ زکریا کی زندگی میں خداوند کی جانب سے یوحنا (یحییٰ) کی بشارت پر شک اور بے یقینی ایسی کمزوری پائی جاتی ہے اس لئے زکریا مسیح خداوند کی مانند کامل اور اکمل زندگی سے محروم ہے۔

سوال ۲

چونکہ مسیح کے متعلق نئے عہد نامہ میں لکھا ہے کہ وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ یہ اُس کی الوہیت کی دلیل ہے اس امر پر اعتراض ہے کہ اگر مسیح کے ازلی ہونے کے ذکر سے اس کی الوہیت ثابت ہوتی ہے تو ملک صدق سالیم کو بھی خدا ماننیئے۔ کیونکہ اس کے متعلق بھی عہد نامہ جدید میں لکھا ہے کہ وہ ازلی ابدی ہے چنانچہ عبرانیوں ۷/۳ میں لکھا ہے۔ شاہِ سالم یعنی سلامتی کا بادشاہ۔ یہ بے باپ بے ماں بے نسب نامہ جس کے نہ دنوں کا شروع نہ زندگی کا آخر بلکہ خدا کے بیٹے کے مشابہ ٹھہرا۔ سو اگر ازلی ابدی کے الفاظ سے مسیح خدا ثابت ہوتا ہے تو پھر ملک صدق سالیم کو بھی الوہیت کے مرتبہ تک پہنچا ہوا ماننا پڑے گا؛

جواب

یہ اعتراض فوق العقل تو ضرور ہے لیکن خلافِ عقل نہیں ہے اور یہ خدا کی باتوں کا خاصہ بھی ہے کہ وہ انسانی عقل سے بالا ہوتی ہیں۔ اس لئے اس قسم کے اعتراضات جو مخالفین کے دلوں میں گذرتے ہیں۔ خدا کی مرضی کے خلاف ہیں کیونکہ جس حال میں خدائے خالق وقادرِ مطلق کی ماہیت اپنی مخلوقات سے نہایت بلند و بالا ہیں تو کس طرح ممکن ہو سکتا ہے کہ عقلِ انسانی اس کی کیفیت کو جان سکے ـــــ یہ اعتراض کرنے سے پہلے اگر آپ شاہ سالیم یعنی سلامتی کے بادشاہ کے بارے میں تھوڑے تحقیق کر لیتے تو یقیناً آپ کے ذہن میں یہ تعصبانہ اعتراض نہ اُبھرتا۔ لیکن چونکہ آپ نے اِن الفاظ پر یہ تحقیق غور نہیں کیا۔ اس لئے آپ انسانی عقل کا سہارا لے کر ہدایت ایزدی سے روگردانی کرکے حصولِ راہ حیات و نجات سے انتہائی حد تک محروم اور خذلان میں مبتلا رہے۔

ملک۔ صدق۔ سالیم ایک ایک لفظ پر غور کر سکتے ہیں

ملک یعنی معزز و بلند اور مالک ـــــ صدق یعنی سچائی ـــ
اور سالیم صلح کا بادشاہ بمعنی صلح ۔ امن اور شانتی کا مقام
تو مطلب یوں ہوا کہ خالقِ عالمین کی لاتبدیل صداقت جو قربِ
ایزدی کی غیر فانی ضمانت ہے زندہ و جاوید ہونے کی حیثیت
میں ازلی ہونے کے سبب سے ازلی و ابدی وجود کی مظہر ہے ۔
جس کی پہچان کے لئے دیکھیئے زبور ۷۶ ـ ۲ سالم میں اس کا خیمہ
ہے یعنی سلامتی میں اس کی زندگی بخش علامتیں اور انمٹ
شہادتیں موجود ہیں اگر ذہنی تعصب کی تاریکیوں سے نکل کر
خدائے حی القیوم کی ضیا بار ہدایات کے موافق سچائی کی
تلاش کی جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ انسان تقرب و اعانتِ
ایزدی سے محروم رہے ملاحظہ فرمائیے عبرانیوں ۷ ـ ۱ کیونکہ یہ
ملکی صادق شاہِ شالیم خدائے تعالیٰ کا کاہن تھا جب ابراہیم بادشاہوں
کو مار کر واپس آ رہا تھا ۔ تو اسی نے اس کا استقبال کیا اور اُسے
برکت دی اور ابراہیم نے اُسے سب چیزوں کی دہ یکی دی ۔
تحقیق کریں اور دیکھیں کہ ابراہیم جب منکرین بادشاہوں
کے سامنے خدا کی واحدنیت کو پیش کرتا تھا تو وہ اپنی غلط روشوں
کو ترک کر کے ایک اور زندہ خدا کے اس[illegible] ہوتے تو ابراہیم

اذنِ خدا۔ بدی کے مدِنظر ان سے مقابلہ کرتا اور انہیں مغلوب و مفتوح کر کے قابو کرنے کے بعد جب واپس آتا تھا تو خدا کی خوشنودی ابراہیم کے چو گرد حلقہ کئے لیتی اور یوں ابراہیم خدا کی حضوری کو محسوس کرتا اور اپنے تمام مال میں سے اسی کے نام کے جلال کو پوری دہ یکی دیتا تھا یعنی اپنے سارے مالِ غنیمت سے دسواں حصہ خدا یعنی سلامتی کے بادشاہ کی خدمت میں گذارتا کیونکہ سچائی و صلح کا بادشاہ یعنی خدائے عظیم و کریم اُسے حق و باطل کے تصادم میں سرفراز کر کے واپس لے آتا تھا۔

غور کریں کہ کل برائیوں کو دُور کرنے کے لئے ہمیشہ حق اور عدل کو مدِنظر رکھنا اور اسی پر قائم رہنا سب سے عمدہ صفت اور بنیادِ تقویٰ ہے۔ محبت اور خلوصِ نیت اور توجہ سے خدا کی سب باتوں اور اُس کے لاتبدیل و عدیم النظیر انسانی ارواح کی فلاح و نجات کے کامل و اکمل انتظام پر غور کریں ۔۔۔ مسیح خداوند جس کی بابت توریت میں انبیاء کرام شہادت دیتے ہیں بلکہ قرآن میں بھی اس کو روح اللہ اور کلمۃ اللہ کہا گیا ہے تو یہ حق بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ مسیح بیشک ابنِ اللہ اور کلمۃ اللہ اور اللہ و انسان دونوں ہے۔ اور اہل

جہان کا حقیقی منجی ہے اور خطا کاروں کا فدیۂ عظیم ہے عہد نامہ قدیم اور عہد نامہ جدید میں لغات و محاورے کے موافق تفتیش و جستجو کریں تو اسی منجی عالمین یعنی خداوند یسوع مسیح کی گواہی ملے گی جس کے لئے اور جس کے وسیلے تمام چیزیں پیدا ہوئیں۔ دیکھئے زبور ۷۵ آیت ۲۔ شلیم "شالیمؔ" میں اُس کا خیمہ ہے اور صیہون میں اُس کا مسکن ہے ——— یوحنا باب ۳ آیت ۲۳۔ اور یوحنا بھی شالیم کے نزدیک عین نون میں اصطباغ دیتا تھا کیونکہ وہاں پانی بہت تھا اور لوگ اصطباغ لینے آتے تھے۔ پس ان حوالاجات سے ثابت ہوا کہ سلامتی کا بادشاہ کسی انسان کا نام نہیں البتہ خدائے قدیر کی الوہیت و قوت اور اختیار کی جانب دلالت کرتا ہے +

سوال ۵

عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ چونکہ خدا انسان کی آنکھ سے پوشیدہ ہے اور پوشیدہ چیزوں پر انسان کا قوی ایمان نہیں ہوتا۔ اس لئے وہ مجسم ہوا تاکہ خدا کو دیکھ کر ایمان قوی ہو اس پر میرے چار اعتراض ہیں ——— (۱) تسلیم کرلو کہ مسیح مجسم خدا تھا۔ مگر مسیحی عقیدے کی ضرورت پوری نہیں ہوتی کیونکہ خدا کو تو پھر بھی کسی نے نہیں دیکھا۔ اور جو جسم حواریوں اور یہودیوں۔ دوستوں اور دشمنوں کو نظر آتا تھا وہ انسانی جسم تھا نہ کہ الوہیت اور الوہیت جس طرح مسیح کے مجسم ہونے سے پہلے لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ تھی وہ تو اب بھی مجسم ہونے کے بعد بھی پوشیدہ ہی رہی اور کوئی نیا انکشاف حاصل نہ ہوا مسیح کی الوہیت تو لوگوں نے مشاہدہ نہیں کی صرف اس کا جسم دیکھا اور اس کے جسم کو مسیحی خود انسانی جسم تسلیم کرتے ہیں۔

(۲) اگر خدا کے بغیر مجسم ہونے کے کسی کو خدا پر قوی یقین نہیں ہوتا تو بتاؤ۔ آدم سے لے کر مسیح تک ہزاروں برس

خدا نے کیوں تجسم اختیار نہ کیا۔ کیا مسیح تک تمام قوموں کے ایمان کا کوئی فکر نہ تھا ـــــ اس اگر خدا کو مجسم دیکھنے کے بغیر ایمان قوی نہیں ہوتا تو بتاؤ مسیح کے بعد جس قدر عیسائی دنیا میں ہوئے ہیں ان کے ایمان بڑھانے کا کونسا ذریعہ خدا تعالیٰ نے بنایا ہے اور علاوہ ازیں یہ بھی تسلیم کر لیجئے کہ مسیح سے لیکر اب تک انیس ۱۹۰۰ سو سال کے لمبے عرصہ میں ایک عیسائی بھی قوی الایمان پیدا نہیں ہوا اور یہ سب بشپ وغیرہ ضعیف الایمان ہیں ـــــ (۴) پولوس صاحب جو ایک طرح سے بانیٔ عیسائیت ہیں اور خدا کے رسول کہلاتے ہیں انہوں نے ایمان کی حالت میں المسیح مجسم کو نہیں دیکھا۔کیا وہ قوی الایمان نہیں تھے؟ اگر قوی الایمان تھے تو آپکا وہ کلیہ کہ بغیر مجسم خدا کو دیکھنے کے ایمان قوی نہیں ہوتا بالکل ٹوٹ گیا۔

جواب

اہل عقل و دانش کے نزدیک یہ بات قابل تسلیم ہے۔ کہ خدا کا مجسم ہو کر نوع انسانی کے درمیان رہنا خدا کی صفات کے متناقض اور اس کے کمالات ابدی کے خلاف شان نہیں۔ بلکہ نسل انسانی کی نجات و فلاح کے لئے ایک عجیب الہی طریق مغفرت کا جلال ہے۔ غور کریں کہ باغ عدن میں آدم نے جب خدا کے حکم کو توڑا تو آدم خدا کے حضور اپنی نافرمانی کی معافی کے لئے نہیں گیا تھا بلکہ خود خدا ہی آدم کے پاس آیا۔ اور آدم کو آواز دی۔ وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَآ اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَاَقُلْ لَّكُمَآ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ہ قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ۔ سورت اعراف آیت ۲۱-۲۲-۲۳۔

ترجمہ :- اور پکارا ان کو ان کے رب نے میں نے منع نہ کیا تھا تم کو اس درخت سے اور کہا تھا تم کو کہ شیطان

تمہارا دشمن صاف ہے بولے اے رب ہمارے ہم نے خراب کیا اپنی جان کو اگر تو نہ بخشے ہم کو اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم ہو جاویں نامراد ـــــــ

شیطان کے بہکانے پہ آدم نے خدا کی حکم عدولی کی اور جب خدا معمول کے مطابق آدم سے ملنے کے لیے آیا تو آدم خدا کی آواز سنکر اپنی عریانی کو چھپانے کے لیئے چھپ گیا لیکن خدا نے آدم کی عریانی کو چمڑے سے ڈھانپا یعنی بکرے کی کھال سے ڈھانپا۔

غور کریں کہ جب خدا نے مٹی سے آدم کو خلق کیا تو اپنا دم اُس میں پھونکا تو وہ جیتی جان ہُوا دیکھئے سورۃ حجر آیت ۲۷ - ۲۸ - وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّىْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ۝ فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِىْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ۝

ترجمہ :- اور جب پروردگار نے ملائکہ سے فرمایا کہ میں ایک بشر کو بجتی ہوئی مٹی سے جو کہ سڑے ہوئے گارے سے بنی ہوگی پیدا کرنے والا ہوں ۔ سو جب میں اس کو پورا بنا چکوں اور اس میں اپنی طرف سے جان ڈال دوں تو تم سب اسکے روبرو سجدہ میں گر پڑنا

چنانچہ ثابت ہُوا کہ آدم اور نسلِ آدم میں خدا کا دم جاری و ساری ہے اور اسی دم یعنی زندگی کے سانس (روح) کی خاطر خدا انسان سے اپنی محبت وابستہ کئے ہوئے ہے چونکہ شروع ہی سے نوعِ بشر نے احکامِ خداوندی سے روگردانی کی اور نوعِ انسانی کی اِس باغیانہ فطرت کی اصلاح کے لئے خدائے قدیر و غفور نے وقتاً فوقتاً نبیوں کی معرفت کلام کرکے اپنی ذات اور جلال کو ظاہر کیا اور اگرچہ یہ بات حق ہے کہ خدا عجیب ہے اور ہماری عقل و شعور سے بالا اور ہمارے تصورات سے بعید ہے تو بھی خدا کے کلام میں ہم ایسی باتیں دیکھتے ہیں جن سے ہم خدا کی حقیقت اور فیاضی کو جان لیتے ہیں۔ مثلاً خدا نے انسان کو اپنی صورت پر بنایا۔ یعنی عقل۔ یاد اور مرضی ہیں خدا کے مشابہ ——— جب آدم نے خدا کی مرضی کے خلاف نیک و بد کی پہچان کے درخت کا پھل کھایا تو اسکی آنکھیں کھل گئیں۔ تب اس نے جانا کہ وہ ننگا ہے اور اپنی عریانی کو ڈھانپنے کے لئے انجیر کے پتوں کو کام میں لایا۔

فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ط سورت

اعراف آیت

ترجمہ :- جب چکھا دونوں نے درخت کھل گئے ان پر عیب ان کے اور لگے جوڑنے اپنے اوپر پات بہشت کے ــــ لیکن خدا نے ان کی عریانی کو چمڑے سے ڈھانپا اور کہا دیکھو کہ آدمی نیک و بد کی پہچان میں ہماری مانند ہو گیا (یہ بات خدائے علیم میں اقانیم ہونے کی دلیل ہے)

اور جب معین وقت آیا کہ بدکاریاں آخر ہو جائیں۔ اور خدا کی تعلیم جس کا توڑنا ممکن نہیں مزید واشگاف طور پر ظاہر ہو تو خدا کی ذات مجسم ہوئی اور اپنی قدرت و اختیار کو انسانیت کے روپ میں ظاہر کر کے نجات کے سارے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے آدمیوں کے درمیان قیام کیا۔ خدا کا مجسم ہو کر آدمیوں کے درمیان اپنی قدرت و اختیار کو ظاہر کرنا بعید از قیاس نہیں کیونکہ خدا کے کلام میں مرقوم ہے یوحنا رسول کی انجیل باب ۱ آیت ۱-۲-۱۴ - ابتدا میں کلمہ تھا اور کلمہ خدا کے ساتھ تھا۔ یہی ابتدا میں خدا کے ساتھ تھا۔ اور کلمہ متجسد ہوا اور ہم میں سکونت پذیر ہوا اور ہم نے اس کا جلال دیکھا باپ کے وحید کا جلال فضل اور سچائی سے معمور۔

یہ وہی کلمہ ہے جس نے تجسد اختیار کیا اور جس کے بارے میں قرآنِ حکیم کی سورۃ آل عمران میں یوں ذکر آتا ہے۔

وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ یٰمَرْیَمُ اِنَّ اللّٰہَ یُبَشِّرُکِ بِکَلِمَۃٍ مِّنْہُ اسْمُہُ الْمَسِیْحُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ وَجِیْھًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ ۙ وَیُکَلِّمُ النَّاسَ فِی الْمَھْدِ وَکَھْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝

سورۃ آل عمران آیت ۴۴۔

ترجمہ:۔ جب کہا فرشتوں نے اے مریم اللہ تجھ کو بشارت دیتا ہے ایک اپنے حکم کی جس کا نام مسیح عیسیٰ مریم کا بیٹا مرتبے والا دنیا میں اور آخرت میں اور نزدیک والوں میں اور باتیں کرے گا لوگوں سے جب ماں کی گود میں ہوگا اور نیک بختوں میں ہے ——— اور دیکھئے سورۃ نساء آیت ۱۶۹ -

اِنَّمَا الْمَسِیْحُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَکَلِمَتُہٗ ۚ اَلْقٰھَآ اِلٰی مَرْیَمَ وَرُوْحٌ مِّنْہُ ———

ترجمہ:۔ تحقیق مسیح عیسیٰ جو ہے مریم کا بیٹا رسول ہے اللہ کا اور اس کا کلام جو ڈال دیا مریم کی طرف اور روح ہے اس کی اور دیکھئے سورۃ آل عمران آیت ۴۸ - اَنِّیْٓ اَخْلُقُ لَکُمْ

مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًا بِاِذْنِ اللّٰهِ ج ۔ وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْيِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ ج

ترجمہ:- کہ میں بنا دیتا ہوں تم کو مٹی کی صورت جانور کی پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ ہو جاوے اڑتا جانور (اللہ کے حکم سے) اور چنگا کرتا ہوں جو اندھا پیدا ہو اور کوڑھی اور جلاتا ہوں (زندہ کرتا ہوں) مردے (اللہ کے حکم سے) ——

اب دیکھیئے مرقس کی انجیل باب ۲ آیت ۱۲ باب ۳ آیت ۱۰-۱۱ باب ۵ آیت ۳۳-۳۴-۴۱ باب ۹ آیت ۲۵ -

لوقا کی انجیل باب ۷ آیت ۱۴-۱۵ باب ۸ آیت ۵۴-۵۵

یوحنا کی انجیل باب ۵ - آیت ۸ باب ۱۱ آیت ۴۳-۴۴

انجیل جلیل میں ان کے علاوہ اور بھی بہت سی ایسی شہادتیں موجود ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح یسوع نے اپنی الوہیت کے اعتبار سے اپنی قدرت اور اختیار خداوندی سے ایسے عدیم النظیر کام کئے جیسا کہ خدائے قدیر کا خاصہ ہے

پس ان مثبت حقائق سے ثابت ہوا کہ کلمہ یا کلام یا حکم خدا تھا جو مجسم ہوا اور آدمیوں کے درمیان رہا تاکہ نسلِ انسانی

اس کلمہ یا کلام یا حکم کی زندگی بخش ہدایت سے اپنے ایمان کی دوڑ میں کاملیت کے مرتبہ تک پہنچ جاتے اور رہی بات یہ کہ خدا مجسّم ہو کر بھی آدمیوں کی نظر سے پوشیدہ ہی رہا کیونکہ وہ ایک انسانی جسم تھا جسے انسانوں نے دیکھا اور ہاتھوں سے چھوا بھی اس کے بارے میں ہمیں بڑی لمبی چوڑی تفصیل میں جانے کی چنداں ضرورت نہیں کیونکہ یہ خدا کی مرضی اور منشا تھی کہ وہ ایک انسانی جسم میں مجسّم ہو اور اپنی عظمتِ الوہیت کو ظاہر کرے ۔۔۔۔ ایک روایت ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام جعفر صادق کی خدمت میں آکر درخواست کی "اے ابن رسول اللہ میں خدا کا دیدار کرنا چاہتا ہوں ۔۔۔۔ آپ نے فرمایا تو نے حضرت موسیٰ کا قصہ نہیں سُنا۔ جب اُنہوں نے اللہ تعالیٰ کے دیدار کی تمنا کی تھی تو جواب مِلا تھا کہ تم مجھے نہیں دیکھ سکتے ۔۔۔۔ سُنا تو ہے لیکن یہ اُمت حضور اقدس محمد رسول اللہ کی ہے ۔۔۔۔ آپ نے وہاں پر موجود لوگوں سے کہا کہ اس شخص کو دریا میں پھینک دیا جائے۔ دریا میں گرتے ہی اس نے غوطے کھانا شروع کر دیئے جب وہ اوپر آتا تو چلّا کر کہتا - ابن رسول اللہ مجھے بچایئے - یہاں تک کہ

اس کی حالت غیر ہو گئی۔ اس کے منہ سے درد بھری آواز نکلی۔
"یا اللہ تیرا ہی سہارا" حضرت امام نے لوگوں سے فرمایا۔
اب اسے دریا سے نکال لو۔ دریا سے نکلنے کے بعد اس آدمی
کے دیر تک ہوش و حواس بجا نہ ہوئے۔ جب اُسے کچھ
اطمینان و سکون ہُوا۔ تو حضرت امام نے دریافت کیا کہ تم
نے خداوند کریم کا دیدار کیا؟ اس نے کہا اے ابن رسول اللہ
جب تک غیر اللہ سے مدد مانگتا رہا دل پر حجابات پڑے رہے
لیکن جب سچے دل سے خدا کو پکارا تو سارے حجابات ہٹ
گئے اور ایک ایسی خاص تجلی منکشف ہوئی کہ سینے میں دل
روشن ہو گیا۔ ابھی تک دل میں چراغ جل رہا ہے آپ نے
فرمایا جاؤ اس روشنی کی حفاظت کرو۔

اگر اب بھی معترضین کو مسیح خداوند کے انسانی جسم میں
خدا کی صورت اور خدا کی قدرت و اختیار کی روشنی نظر نہیں
آتی تو مزید تحقیق کے لئے غور کریں کہ جس طرح کسی انسان کی
تخلیق ہی اس کے خصائل و کردار اور جذبات و احساسات
کی آئینہ دار ہوتی ہے اسی طرح خدا کا کلام اور کلام اس کی
الوہیت کا آئینہ دار ہے اور یہی قدرت و اختیار کی روشنی

مسیح خداوند میں کاملیت کے مقام تک موجود تھی پس خدا نے متجسد ہو
کر اقنوم ثانی کے وسیلے سے اپنی عظمت و برتری کو کھلے طور پہ بنی
آدم پہ ظاہر کیا اور دیگر ادیان کائنات سے زیادہ بلند و معزز
طریق مغفرت سے نسلِ انسان کی اخروی زندگی کو سنوارنے
کے لئے اپنے بیٹے کی وساطت سے اپنی تمام و کمال محبت اور
اختیار اور نورِ حیات کو بنی آدم پہ چمکایا تاکہ تاریکیوں
میں بھٹکنے والے لوگ آئندہ کو نورِ حیات میں زندگی بسر کریں۔
کیا یہ بات تسلیم کرنے کے قابل ہے کہ مرزا غلام احمد
قادیانی ایک وقت میں مریم بنے اور پھر خدا سے حاملہ ہو کر
پردہ میں رہے اور پھر وہی مرزا غلام احمد ایک بچے کو جنم
دے اور وہ عیسٰے ابنِ مریم ہو اور وہ وہی خود ہو دیکھئے
کشتی نوح صفحہ ۴۶۔ اس نے براہین احمدی کے تیسرے حصے
میں میرا نام مریم رکھا پھر جیسا براہین احمدیہ سے ظاہر ہے
کہ دو برس تک صفت مریم میں میں نے پرورش پائی اور پردہ
میں نشو و نما پاتا رہا پھر .... مریم کی طرح عیسٰے کی
روح مجھ میں لفخ کی گئی اور استعارے کے رنگ میں مجھے
حاملہ ٹھہرایا گیا۔ اور آخر کئی مہینے کے بعد جو دس مہینے سے

زیادہ نہیں بذریعہ اس الہام کے جو سب سے آخر براہین احمدیہ
کے حصہ چہارم میں درج ہے مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا پس اس
طور سے میں ابنِ مریم ٹھہرا۔ اور خدا نے براہین احمدیہ کے وقت
میں اس سیرِ خفی کی مجھے خبر نہ دی۔

یاد رہے کہ مسیح یسوع اور ان کی آمدِ ثانی اور خود اپنے
مسیح موعود ہونے کے باب میں مرزا غلام احمد قادیانی کا
موقف مختلف مراحل میں مختلف رہا ہے۔

دیکھیے ازالۂ اوہام مرزا غلام احمد صفحہ نمبر ۱۹۰۔ یہاں
تحریر فرماتے ہیں اس عاجز نے جو مثیلِ موعود ہونے کا دعویٰ کیا
ہے جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں یہ کوئی
نیا دعویٰ نہیں ہے جو آج ہی میرے منہ سے سنا گیا ہو۔۔۔
میں نے یہ دعویٰ ہرگز نہیں کیا کہ میں مسیح ابنِ مریم ہوں جو
شخص میرے پر الزام لگا دے وہ سراسر مفتری اور
کذاب ہے لیکن میری طرف سے عرصہ سات آٹھ سال سے
برابر یہی شائع ہوتا رہا ہے کہ میں مثیل ہوں ۔۔۔۔ قارئین
کرام آپ غور فرماویں کہ مرزا غلام احمد قادیانی مسیح یسوع
کا مثیل کیسے ہو سکتا ہے مسیح یسوع خدا کی روح

کے وسیلے سے بغیر باپ کے پیدا ہوئے اور مرزا غلام احمد قادیانی اپنے ماں باپ کے اتصال سے وجود میں آئے۔ ایسے بطالت آمیز بیانات سے آپ خود ہی مفتری اور کذاب ٹھہرتے ہیں —— نیز کشتی نوح کے صفحہ ۴۶ میں آپ نے نہ صرف مریم ہونے کا ہی دعویٰ کیا ہے بلکہ خدا سے حاملہ ہونے کا بھی دعویٰ داغ دیا۔ اور براہین احمدیہ کے حصہ چہارم میں مریم سے عیسیٰ بھی بن گئے پھر آئینہ کمالات ص ۴۹ کتاب البریۃ ص ۸ میں آپ نے خدا ہونے کا دعویٰ بھی ارشاد فرما دیا اور میں نے اپنے کشف میں دیکھا کہ میں خدا ہو گیا ہوں۔ اور یقین کیا کہ وہی ہوں۔ اور اس کی الوہیت مجھ میں موجزن ہے (اسی عبارت میں آسمان۔ زمین اور انسان کے بارے میں فرماتے ہیں کہ سب میں نے پیدا کئے ہیں)

پھر فرماتے ہیں اس خدا کی تعریف جس نے مجھے مسیح ابن مریم بنایا۔ حاشیہ حقیقت الوحی ص ۷۳

اور پھر اپنی مفلوک الذہنی کیفیت کا یوں اظہار فرماتے ہیں وہ بہت خوبصورت عورت ہے میں اس کی ٹھوڑی پکڑ کر کہتا ہوں کہ تم بھی جنت میں میرے ساتھ رہو گی؟ اس نے کہا میں آپکے ساتھ جنت میں رہوں گی میں نے کہا کہ تمہیں بھی میری بیویوں کے ساتھ رہنا پڑے گا۔ وہ کچھ حیرت ظاہر

کرتی ہے "بیویوں کے ساتھ" مگر اس نے انکار نہیں کیا۔ اس وقت ایک دم میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ یہ خوبصورت عورت اللہ ہے ــــــ گویا نعوذ باللہ من ذالک اللہ تعالیٰ مرزا صاحب کی بیوی ہے۔

اب آپ ہی اندازہ فرمادیں کہ ایک ایسا شخص جو مقدسہ مریم اور مسیح یسوع ہونے کا اور بعد میں اپنے دعوے سے انکار کرنے کا اور خدائے حی القیوم کو اپنی بیوی تصور کرنے کا دعویٰ کرنے میں ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتا وہ فاتر العقل نہیں تو اور کیا ہے۔ نیز مرزا صاحب نے خود کو خدا کا بیٹا بھی ظاہر کیا ہے فرماتے ہیں " میں نے کچھ احکامات قضاء وقدر کے متعلق لکھے اور ان پر دستخط کروانے کی غرض سے اللہ کے پاس گیا انہوں نے نہایت شفقت سے اپنے پاس پلنگ پر بٹھا لیا اس وقت میری یہ حالت ہوئی جیسے ایک بیٹا اپنے باپ سے سال ہا سال کے بعد ملتا ہے

سیرت مہدی صفحہ ۸۲ حصہ اول

قارئین کرام اس تشریح سے میرا مطلب صرف یہ ہے کہ آپ جان لیں۔ کہ مسیحی دین پر اعتراض کرنے والے کس درجہ عرفانِ خداوندی اور علم و بصیرت سے محروم اور خسران میں مبتلا ہیں۔

ان بلند بانگ مگر باطل دعووں کے ارشاد فرمانے سے پہلے مرزا صاحب کو قرآن حکیم کی سورۃ یونس آیت ۶۷ کا بنظر غائر مطالعہ کر لینا چاہیئے تھا۔ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ اِنْ عِنْدَکُمْ مِّنْ سُلْطَانٍ بِہٰذَا اَتَقُوْلُوْنَ عَلَی اللّٰہِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

ترجمہ:۔ اسی کا ہے جو کچھ ہے آسمانوں میں اور زمین میں کچھ سند نہیں تم پاس اسکی۔ کیوں جھوٹ کہتے ہو اللہ پہ جو بات نہیں جانتے کہہ جو لوگ باندھتے ہیں اللہ پر جھوٹ بھلا نہیں پاتے۔

ثُمَّ نُذِیْقُھُمُ الْعَذَابَ الشَّدِیْدَ آیت ۶۸

ترجمہ:۔ پھر چکھا دیں گے ہم ان کو سخت عذاب۔

معترض نے یہ اعتراض بھی کیا ہے کہ اب جبکہ مسیح خداوند اس جہان میں موجود نہیں تو مسیحیوں کا ایمان قوی نہیں میں کہتا ہوں کہ معترض نے اس بارے میں قطعی کوئی تحقیق نہیں کی مسیح خداوند تو ابد تک ہمارے ساتھ ہے دیکھئے متی کی انجیل باب ۲۸ آیت ۲۵ دیکھو میں دنیا کے آخر تک تمہارے ساتھ ہوں۔ اس زندگی بخش سند کے مدِ نظر کون کہہ سکتا ہے کہ ہم مسیح کو اس کے جلال اور اختیار کے ساتھ نہیں دیکھ رہے۔

اور معترض کی یہ حجت کہ پولس رسول نے المسیح مجسم کو نہیں دیکھا۔ اس لئے وہ قوی الایمان نہیں تھے انتہائی مضحکہ خیز ہے۔ معترض کی یہ حجت اس کی کم فہمی و کم علمی پر دلالت کرتی ہے کیونکہ مبارک ہیں وہ جو بغیر دیکھے ایمان لاتے ہیں۔

سوال ۶

کتاب استثناء میں لکھا ہے کہ وہ نبی جو جھوٹا ہو اور پھر معجزے بھی دکھلاتا ہو کہ وہ قتل کیا جائے گا۔ اب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ مسیح معجزے بھی دکھلاتا تھا اور وہ قتل بھی کیا گیا۔ اب یا تو یہ کہو کہ کتاب استثناء میں خدا نے موسیٰ سے ایک غلط معیار بیان کیا کیونکہ وہاں لکھا ہے کہ جھوٹا نبی قتل ہوگا اور یہاں پر مسیح صادق راستباز قتل کیا گیا اور یا یہ کہو کہ خداوند خدا باپ نے موسیٰ سے سچ بولا۔ لیکن پھر مسیح کو غیر صادق ماننا پڑے گا۔ پہلی صورت میں خدا باپ پر کذاب کا الزام آئیگا اور دوسری صورت میں خدا کا بیٹا غیر صادق ٹھہرے گا اور دونوں میں عیسائیوں کی شکست ہے۔

جواب معترض کے تعصبانہ شعور سے یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہو گئی ہے کہ وہ کس درجہ علم و بصیرت اور عرفانِ حق سے محروم اور خسران میں مبتلا ہے جو یہ نہیں جان سکا کہ محض کاٹھ یعنی صلیب پر لٹکایا جانا کسی کو لعنتی نہیں کر سکتا —— کیا کوئی معصوم یا برگزیدۂ خدا کافروں اور ظلم پسند عناصر کی ناپاک اور گھناؤنی سازشوں کا شکار ہو کر لعنتی و ملعین

ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔

استثناء باب ۲۱ آیت ۲۲-۲۳

کتابِ مقدس کے ان الفاظ سے صاف ظاہر ہے کہ وہ شخص جو صلیب پر قتل کیا گیا لعنتی نہیں ہو سکتا بلکہ صرف وہی جو اپنے گناہ و جرم کے اعتبار سے واجب القتل ہو لعنتی ہو۔ معترض کو چاہیئے تھا کہ مسیح خداوند کی ذاتِ گرامی پر یہ اعتراض کرنے سے پہلے قرآن حکیم کا بغور مطالعہ کر لیتا مگر افسوس کہ اس نے اپنی متعصبانہ فطرت کے مدِ نظر ایسا کرکے حق بات تلاش کرنے کی ضرورت ہی محسوس نہیں حالانکہ قرآن مجید میں مسیح خداوند کی استثنائی معصومیت کی کاملیت کی تصدیق میں کئی بار اس بات کو دہرایا گیا ہے کہ مسیح یسوع کی الوہیت اسلئے قابلِ تسلیم ہے کہ اس سے اقرارِ ذنوب یا استغفار منسوب نہیں کیا گیا۔ جبکہ بیشتر انبیاء نے اپنے رب سے گناہوں کی مغفرت چاہی ——— اور جس طرح قرآن اور احادیث میں عصمتِ مسیح پر قطعی اتفاق ہے اسی طرح کتابِ مقدس "بائیبل" سے بھی عصمتِ مسیح کی عظمت ثابت ہوتی ہے۔ یاد رہے کہ اقوالِ مرزائیت میں ایک جانب تو عصمتِ انبیاء ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور دوسری طرف مسیح یسوع

کی عصمت پر اعتراض کیے جا رہے ہیں کیا میں یہ پوچھ سکتا ہوں کہ دینِ مرزائیت کا کونسا الہام یا عرفان تمہاری اس دو غلی حکمت کو قیام دے سکے گا ؟ یا یہ تصور کر لیا جائے کہ مسیحی عقیدے کی عظمت سے ہراساں ہو کر عیسیٰ مسیح کا نامِ اقدس انبیاء کرام کی فہرست سے خارج کر دیا گیا ہے ؟ حالانکہ بانیٔ مرزائیت مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب نور الحق کے حصہ اول صفحہ ۵۴ میں عصمتِ مسیح کی پر زور تصدیق فرمائی ہے " ہمارے مولوی لوگوں نے کہا کہ مسیح ابنِ مریم اپنی بعض صفات میں بے مثل ہے اور جو کمال اور بزرگیاں اس میں پائی جاتی ہیں اس کے غیر میں نہیں پائی جاتیں وہی ایک ہے جو اعلےٰ درجہ پر گناہوں سے پاک ہے اور شیطان نے اسکی پیدائش کے وقت اسکو چھوا نہیں اور بجز اسکے سب نبیوں کو چھوا اور کوئی شیطان کی مس سے بچ نہ سکا۔ مگر ایک مسیح اور اس صفت میں نبیوں میں سے اس کا کوئی بھی شریک نہیں۔ عصمتِ مسیح کی عظمت کا مسئلہ محض اہلِ اسلام کی خوش اعتقادی سے نہیں بلکہ قرآنِ حکیم اور معتبر احادیث کی محکم سندات سے ثابت ہے اور تحقیق یہ عقیدہ دینِ اسلام کی مضبوط اور ٹھوس بنیاد پر قائم ہے۔

لیکن افسوس کا مقام ہے کہ معترض نے الہی سندات سے

انحراف کر کے مسیح یسوع کی عصمت پر کیچڑ اچھال کر اپنی کج فہمی و کم عقلی کا ثبوت دیا ہے کیونکہ مرزا غلام احمد قادیانی نے مسیحی عقیدے کی بھرپور حمایت فرمائی ہے مرزا صاحب نے ایک بار ہی نہیں بلکہ بار بار فرمایا کہ مسیح ضرور صلیب پر چڑھائے گئے اور صلیب کے بعد اپنے شاگردوں سے ملے۔ ہمارا بھی یہی عقیدہ ہے کہ مسیح صلیب پر لٹکائے گئے ۔ اور صلیب پر ان کی موت واقع ہوئی۔ اور موت کے تین دن بعد وہ زندہ ہوئے اور اپنے شاگردوں کو ایک عدیم النظیر معجزۂ قدرت دکھلا کر آسمان کو عروج کر گئے ـــــــ بیشک فرقۂ احمدیہ مسیحی عقیدے کے مطابق مسیح کے مصلوب ہونے اور وفات پانے کی تصدیق کرتا ہے۔ مگر ان پر دو واقعات کو علت اور معلول نہیں مانتے۔ ہمارے خیال میں فرقۂ احمدیہ صلیب کو تسلیم تو کرتا ہے مگر اسے موت کا باعث نہیں مانتا

معترض کی یہ منطق کہ جو کوئی صلیب پر لٹکایا گیا وہ لعنتی ہے۔ مسیح یسوع جیسے برگزیدۂ خدا کی بابت ایسی تجویز انتہائی قباحت ہے ـــــــ غور کریں کہ محض صلیب پر لٹک جانا انسان کے لعنتی ہونے کی دلیل نہیں۔ بلکہ بے گناہ کا مصلوب ہو جانا خدا کی نظر میں شہادت کے سوا اور کچھ نہیں۔ ہم قرآن کی سندات سے یہ ثابت کر دیتے ہیں

کرکا فرانہ فطرت کے پرستار عناصر اپنے ذاتی وقار کے تحفظ کے
پیش نظر بے گناہوں کو بھی صلیب پر کھینچ دیا کرتے تھے۔
فَاَلْقٰی مُوْسٰی عَصَاهُ فَاِذَا هِیَ تَلْقَفُ مَا یَاْفِکُوْنَ ۝
فَاُلْقِیَ السَّحَرَةُ سٰجِدِیْنَ ۝ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ
الْعٰلَمِیْنَ ۝ رَبِّ مُوْسٰی وَهٰرُوْنَ ۝ قَالَ
اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ اِنَّهٗ لَكَبِیْرُكُمُ
الَّذِیْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝
لَاُقَطِّعَنَّ اَیْدِیَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّلَاُ
صَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِیْنَ ۝

سورۃ الشعراء آیت ۴۵-۴۶-۴۷-۴۸-۴۹

ترجمہ:- پھر ڈالا موسیٰ نے اپنا عصا پھر تبھی وہ نگلنے لگا جو
سانگ انہوں نے بنایا تھا - پھر اوندھے گرے جادوگر سجدہ
میں بولے ہم نے مان لیا جہان کے رب کو جو رب موسیٰ و ہارون کا
انہم لے اسکو مان لیا ابھی میں نے حکم نہیں دیا تم کو مقرر
وہ تمہارا بڑا ہے جس نے تم کو سکھایا جادو سو اب معلوم
کرو گے البتہ کاٹوں گا تمہارے ہاتھ اور دوسرے پاؤں اور
سولی چڑھاؤں گا تم سب کو۔
فَاُلْقِیَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ
هٰرُوْنَ وَمُوْسٰی ۝ قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ

لَكُمْ ۚ إِنَّهُ لَكَبِيرُكُمُ الَّذِي عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَأُقَطِّعَنَّ أَيْدِيَكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ مِنْ خِلَافٍ وَلَأُصَلِّبَنَّكُمْ فِي جُذُوعِ النَّخْلِ

سورۃ طٰہٰ آیت ۶۹ - ۷۰

ترجمہ :- اور گر پڑے جادوگر سجدے میں - بولے ہم یقین لائے رب پر ہارون اور موسیٰ کے بولا فرعون تم نے اس کو مان لیا ابھی میں نے حکم نہیں دیا تھا وہی تمہارا بڑا ہے جس نے سکھایا تم کو جادو - سو اب میں کٹواؤں گا تمہارے ہاتھ اور دوسرے پاؤں اور سولی دونگا تم کو کھجور کے ڈھنڈ پہ -

فرعون کے ان جادوگروں نے جو موسیٰ اور ہارون کے مقابل آئے تھے الٰہی قوت سے زیر ہو کر اپنے کفر سے توبہ کر لی اور حق پہ قائم ہو گئے - لیکن فرعون نے جو زمین پہ بڑا بن بیٹھا تھا اور جس نے آدمیوں کو طبقات میں تقسیم کر رکھا تھا ان کے اس اقرارِ حق کو اپنی توہین سمجھا اور ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ کر صلیب پہ کھینچ دیا اور صلیب پہ ہی قتل کر ڈالا —— قرآنِ حکیم کی ان سندات کے علاوہ آنحضرتؐ نے حدیث مسلم شریف میں قصہ اصحاب الاخدود میں ایک ولی اللہ و صاحب کرامات کا ایک کافر بادشاہ کے عتاب کا نشانہ بننے کا ذکر کیا ہے آپ نے فرمایا

کہ ایک کافر بادشاہ نے ایک ولی کامل صاحب کشف وکرامات کو پہلے صلیب کے اوپر کھینچ دیا پھر اس کے ایک تیر مارا۔ جو مصلوب کی کنپٹی پر جا لگا اور وہ وہیں مرگیا

"صلبه علی جذع ثم رماه فوضع السهم فی صدغه فمات"

اب ہم معترض سے یہ پوچھتے ہیں کہ ان مومنین آلِ فرعون اور اس ولی اللہ پر کیا حکم لگایا جائے۔ جن کو کافرں نے ایذائیں دے کر صلیب کے اوپر مار ڈالا ــــــ کیا وہ سب نعوذ باللہ لعنتی ہوئے یا شہید ــــــ یقیناً وہ خدا کی نظر میں شہید ہوئے کیونکہ باطل پرستوں نے ان معصوموں کو محض بغض وعناد کی بنا پر صلیب پر کھینچ دیا تھا۔

حقیقت یہ ہے کہ مطالبات ہمیشہ ضرورت کی بنا پر پیدا ہوتے ہیں اور وہی ان کو پیش کرتا ہے جسے ان کی ضرورت ہوتی ہے دیکھنا یہ چاہیئے کہ ایک مطالبہ جس ضرورت کی بنا پر کیا جا رہا ہے۔ وہ بجائے خود معقول ہے یا نہیں۔ یہ صلیب جس پر مسیح یسوع کی وفات واقع ہوئی مسیح خداوند کے لئے نعوذ باللہ لعنت کا نشان بنی۔ لیکن قادیانیوں کے لئے رحمت ایزدی ــــــ کیونکہ صلیبی

دین ہی کی پناہ میں رہ کر مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی جماعت نے صلیب کی عظمت کو تسلیم کیا ہے اور اپنی تمام وفاداریاں صلیب ہی سے منسوب کر دیں۔ اس حقیقت کے انکشاف کے لئے ذیل میں چند بیانات ہی نقل کر دینا کافی ہے۔

(۱) بلکہ اس گورنمنٹ کے ہم پہ اس قدر احسان ہیں۔ کہ اگر ہم یہاں سے نکل جائیں تو نہ ہمارا مکہ میں گزارا ہو سکتا ہے اور نہ قسطنطنیہ میں تو پھر کس طرح ہو سکتا ہے کہ ہم اس کے برخلاف کوئی خیال اپنے دل میں رکھیں۔
(ملفوظات احمدیہ جلد اول ص ۱۴۶)

(۲) میں اپنے کام کو نہ مکہ میں اچھی طرح چلا سکتا ہوں نہ مدینہ میں نہ روم میں نہ شام میں نہ ایران میں نہ کابل میں مگر اس گورنمنٹ میں جس کے اقبال کے لئے دعا کرتا ہوں
تبلیغ رسالت مرزا غلام احمد جلد ششم ص ۶۹

(۳) یہ تو سوچو کہ اگر تم اس گورنمنٹ کے سائے سے باہر نکل جاؤ تو پھر تمہارا ٹھکانہ کہاں ہے۔ ایسی سلطنت کا بھلا نام تو لو جو تمہیں اپنی پناہ میں لے لے گی ہر ایک اسلامی سلطنت تمہیں قتل کرنے کے لئے دانت پیس رہی ہے کیونکہ ان کی نگاہ میں تم کافر اور مرتد ٹھہر چکے

ہو۔ سو تم اس خدا داد نعمت کی قدر کرو۔ اور تم یقیناً سمجھ لو کہ خدا تعالیٰ نے سلطنتِ انگریزی تمہاری بھلائی کے لئے ہی اس ملک میں قائم کی ہے اور اگر اس سلطنت پر کوئی آفت آئے تو وہ آفت تمہیں بھی نابود کر دے گی۔ ذرا کسی اور سلطنت کے زیر سایہ رہ کر دیکھ لو کہ تم سے کیا سلوک کیا جاتا ہے سنو انگریزی حکومت تمہارے لئے ایک رحمت ہے تمہارے لئے ایک برکت ہے۔ اور خدا کی طرف سے تمہاری وہ سپر ہے پس تم دل و جان سے اس سپر کی قدر کرو اور ہمارے مخالف جو مسلمان ہیں ہزار ہا درجہ ان سے انگریز بہتر ہیں کیونکہ وہ ہمیں واجب القتل نہیں سمجھتے وہ تمہیں بے عزت نہیں کرنا چاہتے۔

تبلیغ رسالت جلد دہم ص ۱۲۳

آخر میں ہم معترض پر یہ بات واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ جس صلیب کی پناہ کو بانیٔ احمدیت نے اپنے لئے اور اپنے مشن کی کامیابی کے لئے باعث رحمت تصور کیا اور صلیب ہی سے اپنی تمام وفاداریاں وابستہ کر دیں۔ مسیح کے لئے کس طرح لعنتی نشان ہو سکتی ہے۔ مرزا صاحب نے برانگیختہ دل سے ارشاد بھی فرمایا تھا کہ "احمدیوں کا

آزادی تاجِ برطانیہ کے ساتھ وابستہ ہے۔"

الفضل ۱۳ ستمبر ۱۹۱۴ء

اب چونکہ یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ مسیح یسوع کا صلیب پر وفات پانا مسیح کے لئے لعنتی ہونے کا سبب نہیں بلکہ مشیتِ ایزدی کا ازلی ارادہ یہی تھا کہ خدا کا بیٹا نوعِ انسانی کے گناہوں کا کفارہ ہو اور نوعِ بشر کے لئے فضلِ ایزدی اور سایۂ رحمت ہو کر اپنے دامنِ پناہ کو گنہگاروں کے لئے وا کر دے لہٰذا معترض سے یہ درخواست ہے۔ کہ آئندہ ایسے کافرانہ کلمات زبان پہ نہ لائے۔

سوال ۷

عیسائیوں کا یہ کہنا کہ مسیح بے گناہ تھا مدعی سست گواہ چست والی بات یاد دلاتا ہے کیونکہ جب مسیح سے ایک شخص نے پوچھا کہ اے نیک استاد میں کیا کروں کہ ہمیشہ کی زندگی کا وارث بنوں۔ یسوع نے اس سے کہا تو مجھے کیوں نیک کہتا ہے کوئی نیک نہیں مگر ایک یعنی خدا ۔

مرقس باب ۱۰ آیت ۱۸

جواب

یہودیوں میں استادوں اور بزرگوں کو عام طور پر نیک کہتے تھے۔ خداوند یسوع نے ان کی غلط العامی کی اصلاح کی کہ بغیر سوچے سمجھے کسی کو نیک نہ کہو۔ حقیقی طور پر خدا ہی نیک ہو سکتا ہے اگر تم مجھ کو الٰہی مرتبہ میں سمجھتے ہو تو یہ خطاب درست ہے۔ اور اگر محض انسان سمجھ کر کہتے ہو تو یہ درست نہیں ۔

لیکن معترض کے اس اعتراض میں یہ بات پائی جاتی ہے کہ مسیح یسوع کی سرگزشت میں گناہ کا اقرار موجود ہے معترض یہ سمجھتا ہے کہ چونکہ مسیح نے نیک ہونے سے انکار کیا ہے۔ اس کے معنی بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ مسیح بھی خود کو گنہگار سمجھتا تھا۔ مگر مرزا غلام احمد قادیانی نے اس دروغ بے فروغ کی خود ہی تردید فرما کر یہ ثابت کر دیا کہ محض مسیحیوں کی ضد میں ہی آپ کے قول و فعل پردان چڑھے ہیں فرماتے ہیں کہ مسیح نے اس مقام پر اپنی فطرتی سعادت کی وجہ سے انکسار دکھلایا اور اس شخص کو اس بات پر متنبہ کیا کہ حقیقی نیکی کا سرچشمہ خدا ہے اور جو کچھ تو مجھ میں نیکی دیکھتا ہے وہ انسانی لحاظ سے نہیں بلکہ الوہیت کے اعتبار سے ہے یہ ایک معرفت کا سبق تھا جو مسیح نے اس آدمی کو دیا۔

ہم معترض کو سمجھا دیں کہ مرقس باب ۱۰ آیت ۱۸ میں مسیح نے نیک ہونے سے انکار نہیں کیا بلکہ نیک ہونے کے ایک معنی بتلاتے جو صرف خدا پر صادق آتے ہیں۔ یہ بات غور طلب ہے کہ خدا کس معنی میں نیک ہے۔ کہ وہ بے گناہ یا معصوم ہے ـــــ خدا کی ذات کے لئے گناہ کا قطعی امکان نہیں کیونکہ خدا تو نیک بالذات ہے

اور تمام نیکی کا سرچشمہ ہے مسیح نے ان ہی معنی میں فرمایا نیک تو
کوئی نہیں مگر ایک یعنی خدا۔ چونکہ نیکی بمعنی عصمت و بے گناہی
کا مسیح کو بڑے زور سے دعویٰ ہے جس کی تصدیق نہ صرف
کتابِ مقدس نے ہی کی ہے بلکہ قرآنِ حکیم اور احادیث سے
بھی اس کی نمایاں شہادت ملتی ہے ——— معلوم ہوتا
ہے کہ معترض نے اس آیت کو بالکل نہیں سمجھا اور اس
میں مسیح کے استغفار کی نظیر عبث تلاش کرنے کی کوشش کی
قرآنِ حکیم اس حقیقت پر گواہی دیتا ہے کہ مسیح یسوع
خدا کی روح اور خدا کا کلمہ ہے جو مقدسہ مریم کی طرف ڈال
دیا گیا۔ تاکہ خدا کا کلمہ انسانی جسم میں متجسد ہو کر آدمیوں کے
درمیان رہے اور اپنے کام اور کلام سے شریعت کے تمام
تقاضوں کو پورا کر کے نسلِ انسانی کی اخروی زندگی [illegible]
کے لئے فضلِ ایزدی سے ہمکنار کرے لیکن مقامِ افسوس
ہے کہ معترض کی بدشعوری یا نافہمی نے اس بات کو نہ
جانا کہ مسیح کی عصمت و عظمت آیت اللہ ہے جس سے
کوئی شخص بھی انکار نہیں کر سکتا۔ بشرطیکہ وہ معترض کی
طرح متعصب نہ ہو۔
دیکھئے حدیث شفاعت جو صحیحین کی روایت سے
ثابت ہے اس میں ہر نبی ذکر کرتا ہے اپنی خطاؤں کا جو

اس سے سرزد ہوئیں اور شرماتا ہے اپنے رب سے اس کے باعث۔

نبید کو خطیئۃ التی اصاب فیستحی ربہ منھا

مشارق انوار نمبر ۱۹۵

کتاب مقدس میں قرآن مجید میں یا کسی بھی حدیث میں اس قسم کے الفاظ مسیح کے ساتھ منسوب نہیں ہوئے جس سے گمان ہو سکے کہ کبھی کوئی خطا یا ذنب مسیح سے سرزد ہوا بلکہ حدیث مسلم میں یہ ذکر ہے ولم یذکر لہٗ ذنباً۔ ترجمہ اور ہرگز کوئی ذنب ان کے متعلق مذکور نہ ہوگا —— لہٰذا معترض کی تمام تاویلات کا رد ہو چکا۔

سوال ۸

بے گناہ مسیح نے گنہگاروں کے گناہ اپنی مرضی سے اپنے ذمہ لیئے یا باپ کی مرضی سے ؟

اگر کہو کہ باپ کی مرضی سے ایسا کیا تو باپ غیر عادل ثابت ہوتا ہے کیونکہ اس نے ایک بے گناہ پر گنہگاروں کے گناہ لاد دیئے اور اگر کہو کہ مسیح نے اپنی خوشی سے ایسا کیا تو اس پر دو اعتراض ہیں۔

(۱) اس سے مسیح غیر عادل ٹھہرتا ہے (عدل کی اس تعریف کے لحاظ سے جو عیسائی کرتے ہیں) کہ گنہگار کو سزا نہ دی اور اس کا گناہ خود اٹھا کر اسے یونہی معاف کر دیا

(ب) بندوں کے گناہ اٹھانا اچھی بات ہے یا بری ؟

اگر اچھی ہے تو باپ نے یا روح القدس نے کیوں نہیں لوگوں کے گناہ اٹھائے اور اگر دوسروں کے گناہ اٹھانا نقص ہے تو اقنوم ثانی ناقص ہوا۔

جواب

خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ وَعَلٰی سَمْعِھِمْ وَعَلٰی اَبْصَارِھِمْ غِشَاوَۃٌ وَّلَھُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۝

سورۃ البقر آئت ۷

ترجمہ :- مہر کر دی اللہ نے ان کے دل پر اور اُن کے کان پر اور ان کی آنکھوں پر ہے پردہ اور ان کو بڑی مار ہے یہ بات سچ اور قابلِ تسلیم ہے کہ جو لوگ حق بات کو اپنے دلوں میں جگہ نہیں دیتے ۔ جو لوگ کلمۂ حق کی زندگی بخش آواز کو سُننا نہیں چاہتے اور جو لوگ سچائی کی راہوں پر چلنا نہیں چاہتے ۔ بلکہ من گھڑت کہانیوں اور قصوں کی تشریحات سے ہی زندگی کے حقائق کی تکمیل میں اپنی اخروی زندگی کی بہتری وابستہ کر لیتے ہیں خدائے حی القیوم کی طرف سے ان کے لئے سخت عذاب مقرر ہے ۔ انسان کی سب سے بڑی سعادت اسی میں ہے کہ خدا کی مرضی اور منشا کو جانے اور خدا کے تعین کردہ زندگی کے اصولوں کو اپنا کر اپنے خالقِ حقیقی

کے سامنے سرنگوں ہو جائے لیکن یہ بات کس قدر شرمناک ہے کہ معترض نے خدا کے ارادہ اور مشیت کے خلاف تعصب سے کام لیکر خدا کی بے پایاں رحمت اور لامحدود بخشش کو ٹھکرا کر اس بات کو ثابت کر دیا ہے کہ قرآن حکیم کی مندرجہ بالا سند کے عین مطابق اس کے دل پر مہر لگ چکی ہے اور اس کے کان حق بات سننے سے محروم ہیں اور اس کی آنکھیں راہ حق کی پہچان سے بالکل عاری ہیں۔ ورنہ معترض کو مسیحی دین پر یہ اعتراض کرنے کی جرأت نہ ہوتی۔ اگر معترض خدا کے ارادہ اور مشیت پر غور کر لیتا تو اس اعتراض کے لئے کوئی محلِ اعتراض باقی نہ رہتا۔

سچائی کی عظمت سے ہمکنار ہونے کے لئے امورِ خداوندی کو جاننے کی ضرورت ہے لیکن یہ اس وقت تک ممکن نہیں جب تک کہ اس کی باتوں پر صدقِ دل سے غور نہ کیا جائے۔ لیکن افسوس کہ مخالفین حق بات کے حصول کی بجائے حجت پرستی کے قائل ہو کر خلوصِ نیت اور تقویٰ کے ساتھ کتاب مقدس (بائبل) کا مطالعہ نہیں کرتے بلکہ محض اعتراضات کی جستجو میں مصروف رہتے ہیں۔ حالانکہ وہ یہ بھی نہیں جانتے۔

کہ امرِ واحد اور نوع بشر کی نجات کے لئے غایت واحد کیا چیز ہے ـــــ اگر معترض کو عدلِ خدا کے تقاضے کی بات کو جاننے کی کچھ حس وشعور ہوتا تو وہ دینِ مسیحی کی بنیادی باتوں پر غور وفکر کر کے اس کے گہرے اصولوں سے اقانیم کی عظمت واحدنیت کو تسلیم کر لیتا اور خدا کی روح کی ہدایت میں فرائض حیات کی تکمیل چاہتا ۔ معترض شاید یہ بھول گیا ہے کہ خدا نے انسان کو انتہائی محنت اور جانفشانی کے ساتھ بنایا اور زندگی کے ہر موڑ پر اس کی فلاح ونجات کے لئے ہدایت کی ۔ لَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ فِیۡ کَبَدٍ ؕ

سورت البلد آیت ۴

ترجمہ :- ہم نے آدمی بنایا محنت میں (لفظ ہم خدا میں اقانیم ہونے پر دلالت کرتا ہے)

غور کریں کہ خدا نے جس انسان کو بڑی محنت اور جانفشانی سے بنایا ہے وہ اس کی ہلاکت کو کیونکر پسند کر لیتا ۔ کیونکہ یہ بات اس کی قدوسیت وکاملیت اور الوہیت کے منافی ہے ۔ یہ امر خطیر آدمیوں کے لئے سمجھنا اور قبول کرنا ذرا مشکل سی بات ہے مگر اس سے اس کا واجبی اور حقیقی ہونا کسی طرح بھی قابلِ رد

نہیں ٹھہر سکتا کیونکہ دستورات اور احکام خداوندی سے جن میں سے سب سے اہم اور خاص دستور ذبیحوں اور سوختنی قربانیوں کا خدا کے حضور گذراننا تھا یہ سب حقیقت میں مسیح خداوند کی آئیندہ ہونے والی قربانی کے رموز و اشارات کے طور پر تھے جو بلا امتیاز رنگ و قوم نسلِ انسانی کی تمام خطاؤں کی معافی کے لئے خدا کے سامنے پیش ہونے کو تھی۔

عہد عتیق کی پیشگوئیوں سے اور خاص کر اشعیا نبی کے ترپن باب سے نسلِ انسانی کی مکمل نجات کے بارے میں خدا کا ارادہ اور مشیت معلوم ہوتی ہے کہ وہ اس طرح سے اپنے بیٹے کے خون سے گنہگار انسان کا فدیہ دے تاکہ اپنی بے پایاں رحمت اور لامحدود بخشش کو اپنی اس گری ہوئی مخلوق پر ظاہر کرے پس اگر خدائے قدیر و غفور نے یہ پسند کیا کہ اپنے وحید کے ذریعے سے اپنی مخلوق پر محبت اور برکت نازل کرے تو اس پر کیا اعتراض ہو سکتا ہے؟ اور پھر جبکہ باپ اس طریق سے اپنے بیٹے کو اس غرض کے لئے بھیجے اور یہ بات اس کے نزدیک ازل سے مقرر ہو چکی ہو کہ انسان کی نجات اسی طریق سے ہوگی

نہ کسی اور طور سے تو یہ بات کیونکر ٹل سکتی تھی۔

نیز ہم یہ کہتے ہیں کہ جب خدا کے بیٹے ہمارے خداوند یسوع مسیح نے دیکھا کہ انسان کے لئے گرداب ہلاکت سے مخلصی پانے کی اور کوئی سبیل ایسی نہیں جس سے عدلِ خداوندی کا تقاضا بھی پورا ہو اور گناہ بھی معاف ہو جائیں سوائے اس کے کہ وہ مجسم ہو اور موت کا دکھ اٹھائے چنانچہ وہ اس محبت کے پیشِ نظر جو ہمارے ساتھ رکھتا ہے اس بات پر راضی ہو گیا تاکہ انسان کو اپنی موت کے ذریعہ سے گناہ اور موت کی غلامی سے آزاد کرے اور اسی سبب سے جب مسیح جسم کے لحاظ سے صلیب پر کھینچا گیا۔ تو اس کے مہربان باپ نے اس سے اس تکلیف کو دور کرنا اور اس کو اس پیالے کے پینے سے معذور رکھنا مناسب نہ جانا کیونکہ انسان کی مخلصی اسی پر منحصر تھی کسی اور طریق سے نہیں بلکہ جس طرح اس سے پہلے ابراہیم نے خدا کے حکم کے مطابق اپنے بیٹے کو قربانی کے لئے پیش کیا اسی طرح الوہیت نے انسانیت کو جو اس کے ساتھ متحد تھی جہان کی طرف سے خدا کے سامنے نذر اور قربانی کے طور پر گذران دیا تاکہ اس کے ذریعہ سے خدائے قادرِ مطلق کی شریعت کا حق جس سے انسان

نے تجاویز کیا تھا خدا کی مرضی اور عدل کے تقاضے کے موافق پورے طور پر ادا کردے ۔

ہم امید کرتے ہیں کہ معترض اپنی نورانی بصیرت اور اعلےٰ ذکاوت (بشرطیکہ یہ دونوں صفات معترض کے پاس ہوں) سے اس بات پر خوب غور و فکر کرینگے کہ عقل انسانی خدائے قیوم کے ان مقاصد و غایات کو جو وہ انسان سے رکھتا ہے ۔ سمجھنے سے قاصر ہے اور کہ اس فقید المثال بات کا سمجھنا جو اس کے لئے مقرر کی گئی ہے (یعنی اکلوتے بیٹے کے ذریعہ سے فدیہ دینے کا کام) اس کے لئے مشکل ہے خدا باپ نے پہلے ہی سے مختلف طریقوں سے راستہ تیار کیا اور کئی صدیوں تک اس نے آنے والے منجی خداوند یسوع مسیح کی نسبت تعلیم و تدریس کی تاکہ جب یہ بات واقع ہو تو وہ اس کو قبول کرے ۔ کیونکہ یہ بات مقرر ہو چکی ہوئی تھی کہ خداوند یسوع مسیح منجئ عالمین جسم کے لحاظ سے انسان پیدا ہو اور اپنے خون سے اس کا فدیہ دے اس حق بات کے واقع ہونے سے پہلے خدائے عز وجل نے قریباً چار ہزار سال تک انسانی عقل کی تعلیم و تدریب کی ـــــ خدا نے اپنے وعدوں ۔ دستورات و احکام اور نبوتوں کے ذریعے

سے یسوع مسیح کی بشارت دی تاکہ انسان کے پاس انجیل کی تصدیق سے منکر ہونے اور نجات دہندہ پہ ایمان نہ لانے کی نسبت کوئی عذر باقی نہ رہے۔

چنانچہ مسیح خداوند نے اپنی رضا و رغبت سے گنہگاروں کے گناہوں کا فدیہ ہوکر آدمیوں کے آگے اپنی خدائی کو چھپا کر اپنے آپ کو نیچا کیا یہاں تک کہ صلیب پر گنہگاروں کے ہاتھ مر گیا۔ خدا کا بیٹا صلیب کی موت تک فروتن اور فرمانبردار بنا تاکہ آدمی جو خاک اور گنہگار ہے مغرور نہ ہو ـــــ نیز اگر صلیبی موت برداشت کرنے میں مسیح کی اپنی مرضی شامل نہ ہوتی تو اس وقت جبکہ مسیح کو گرفتار کرنے کی خاطر فقیہوں اور فریسیوں نے رومی حاکموں کی مدد سے اُسے گرفتار کرنا چاہا تو وہ جراتِ صداقت سے یہ نہ کہتا کہ جسے تم ڈھونڈتے ہو وہ میں ہی ہوں۔

معترض کا یہ اعتراض کس قدر مضحکہ خیز ہے کہ اقنوم اوّل یا اقنوم سوم نے بندوں کے گناہوں کو کیوں نہ اٹھایا۔ یہ محض حجت طرازی کی دلیل ہے کیونکہ اگر خدا کی مرضی یہ ہوتی کہ اقنوم اول یا اقنوم سوم بندوں کے گناہ اٹھائے تو معترض یہ اعتراض کر سکتا تھا۔ کہ اقنوم ثانی نے کیوں نہ ایسا کیا۔ ہم یہ ثابت کر چکے ہیں۔

خدا کا ازلی ارادہ اور مشیت یہی تھی کہ اقنومِ ثانی ہی جس طرح اقنوم میں درمیانی ہے اسی طرح نسلِ انسانی اور خدا کے ملاپ میں درمیانی ہو۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ کیونکہ خدا کو یہ منظور ہوا کہ ہم اپنا ملک جو آسمان کی نیک بختی ہے اور گناہوں سے کھو گیا ہے خداوند یسوع مسیح کے وسیلے سے اور روح القدس کی ہدایت میں پھر حاصل کریں۔ کیونکہ "یسوع" خدا اور آدمیوں کے بیچ مسیح ہی اکیلا درمیانی ہے جس نے اپنے آپ کو صلیب پر سب کے بدلہ میں دیدیا۔

خدا کی طرف سے حماقت یعنی خدا کی وہ راہیں جو آدمیوں کی سمجھ میں بیوقوفی اور نادانی ہیں فی الحقیقت دانائی اور حکمت سے بھری ہیں پھر خدا کے وسیلے جن کو انسان کمزور اور بے تاثیر جانتے ہیں دنیا کی ساری قوت اور طاقت سے زور آور ہیں۔ اس لیئے وقت کو جان کر یوہنی کرو اس لیئے کہ اب وہ گھڑی آ پہنچی ہے کہ تم نیند سے جاگو۔ جب ہم ایمان لائے اس وقت سے ہماری نجات اب زیادہ نزدیک ہے۔ رات گذر گئی اور دن نکلنے کے قریب ہے پس اندھیرے کے کاموں کو ترک کردیں۔ اور روشنی کے ہتھیار باندھ لیں اور جیسا

دن کو دستور ہے درست چلیں نہ کہ اوباشی اور
نشہ بازی سے نہ کہ حرامکاری اور بد پرہیزی سے نہ کہ
جھگڑے اور حسد سے بلکہ خداوند یسوع مسیح کو پہن
لو اور جسم کی خواہشوں کے لئے تدبیر نہ کرو۔ یسوع مسیح
کو پہن لو یعنی اس کی کامل پیروی کرو ـــــ غور کریں
کہ مسیح دوبارہ اپنے آپ کو صلیب پہ قربان نہ کرے گا
اس لئے کہ وہ پھر مرنے کا نہیں اور کہ صلیب کی قربانی
تمام دنیا کے گناہ اٹھا لینے کے لئے کافی سے زیادہ ہے

رباعیاتِ جوزف

جوزف جو اپنی غزل لیکر آیا
دھونے کو زباں حوض کوثر آیا
ارواح میں دھوم اٹھی کہ سبحان اللہ
دربار مسیحا کا سخنور آیا

ابنِ خدا

وہ صد مرکزِ نور۔ نورِ خدا — وہ ابرِ کرم بحرِ جود و سخا
وہ حسنِ سراپا جلالت فزوں — وہ افضل و کامل خیرالوریٰ
وہ سبطِ مسیحا نقاشِ ایماں — وہ برتر و اکمل و جانِ وفا
چراغِ عزائم پیامِ حریت — حقیقت میں ہے درسِ ابنِ خدا
صداقت کا بانی متاعِ حیات — وہ عرفانِ مجسم مجسم وفا
ستم پروروں کا عمل جھیل کر — وہ حاملِ کفن پہ مصائب سہا

کہوں گا تو ہے عزم پروردگار
وہ عزم و عمل وہ ترا حوصلہ

الف

اکو یہواہ دا خوف منّاں جہڑا رکھدا سدا انہاں ہینوں
رکھے جھوٹھ بطلان تھیں دور مینوں نالے سچیاں دی دسے چال مینوں
جدوں آن شریر ملینوں گھیر لیندے اوہ بچا لیندا ڈال وال مینوں
کرے میری یہواہ اگوائی جوزف سدا رکھدا وچہ خیال مینوں

ب

بریاں دی راہ چھڈ کے میں وچہ سچیاں دی ٹولی آن رلیا ۔
گاواں گیت نجات دے موج اندر دریسوع نوں جدوں دا آن ملیا
ہویا دل مضبوط تے خوش مسیح قوں نالے بھار گناہاں دا آن ٹلیا
جوزف اودوں ئی لیکھ تیرے جاگ پئے سن دریسوع توں جدوں سی آن ملیا

پ

پتھر دیاں انگ نہ دل کرساں جدوں کرے یہواہ پکار مینوں
ہون دیوندا کدے حقیر ناہیں جدوں گھیرے آ بدکار مینوں
اوہ عجیب مشیر خدا تے قادر ڈگ پواں تے دیوے کھلار مینوں
یسوع آپ تیرا تارن ہار جوزف کدوں رہن دیوے ہمیشہ خوار مینوں

ت

تکدا زہ توں صلیب ولوں جیتھے بند گناہ دے ٹٹ گئے نے
ملے چین ہمیش دا عاصیاں نوں جہڑے نال صلیب دے جھنڈے گئے نے
جہڑے دوستی لا آپنوں مقبل جاندے لیکھ اوہناں دے دو سو چھٹ گئے نے
صدق دل یقین رکھ ایمان جوزف میں جہے لکھ پاپی پار چھٹ گئے نے

ٹ

ٹٹ گئے مان فریسیاں دے جدوں یسوع نے آن کلام کیتا
انس جن ملائک تے چن تارے میرے یسوع نوں آن سلام کیتا
میرا شافی روز قیام یاروا ایہہ نجات دا لا انتظام کیتا
موت تیک جوڑہ وفادار جوزف تلج رحمت دا اوہنوں انعام کیتا

ث

ثابتی نال یقین رکھاں ملے نام مسیح تھیں نجات سانوں
رکھی میت دی لاج صلیب اتے سدے کول پیار کے ہتھ سانوں
متی لوقا پولوس یعقوب جوزف دس گئے نے پتے دی بات سانوں
لنگر اساں دی جان دا ناصری جے دے سکے شیطان نہ مات سانوں

چ

چوپان ابدیت دا باپ میرا رکھے آب حیات دے کول بینوں
سنت اُہدی گاوندی جان میری جیں خون دے کے لیا مول مینوں
نام اوہدا پوتر ہمیش رہسی دیوندے جل امرت سدا گھول مینوں
عبدِ غم حیات تقیں چھڈاں جوزف یسوع ابنِ حمید دے لبدا مینوں

ح

حقیقی نور ذبیح اللہ جہان ظلمتاں کردائے دور جس دا
جیدے در بناں کوئی در ناہیں ہے محتاج مغرور مجبور جس دا
نور حق مسیحا دے کول آ دے تشناں لئی ہو یائے ظہور جس دا
کثرت نال اوہ پاندے حیات جوزف بخش دتا ئے یسوع قصور جیہدا

خ

خالقِ ارض و سما او ہا راہ ملک بقاء جو دکھاوندا اے
اوہ رفیق و مونس عاصیاں ہے تم کہہ لعذر جو جلاوندا اے
ہوشعنا مبارک مصلوب میرا جو نجات دا مژدہ سناوندا اے
ابنِ رب العلا جوزف عاصیاں نوں لہینے پر دے تھلے چھپاوندا اے

د

دکھ مسیح دے جد یاد آون ہنجو چلدے واگ تواریاں دے
چڑھ گیا سولی معصوم پیارا ہیر جک گناہ اساں تتاریاں دے
کیتا ویریاں لے آتو یسوع قیدے آون نگے ہن تتاریاں دے
جوزف بھید بیانت دے کھول دسے تیرے یسوع نے نال اشاریاں دے

ذ

ذرا نہ دل نوں ڈولن ہووے بانی رحمتاں دا اے چوپان میرا
زار عصیاں تحقیق دے شفا میں نوں کرد گار و رحیم رحمان میرا
یسوع ابن وحید حیاتی میری میرے آن تے بان تے مان میرا
روح حق دی ہووے شریف جوزف تن من تے دین ایمان میرا

ر

رکھ صلیب دے کول مینوں المسیح الحق دساں حال اپنا
رنگ عصیاں دے دل سیاہ کیتا دلے حیف اے جینا محال اپنا
سہہ عقوبت تصدیق توں جان کیتی بخشش دتا توں آپ ذلال اپنا
میری جان ہمیش تنہائی جوزف دیویں ساقیا جام وصال اپنا

ز

زندہ ایمان دینال دیکھو یسوع حق الیقین غفار تائیں
صدق نال نواکے سیس جپو نام یسوع قدوس ستار تائیں
دے خیر الوراء ل یسوع جوڑ ف تینوں ملے گا نال دنیا دار تائیں
وا باب الاجابت تیرے لئی ہو یا ہن چھڈ شیطان نا ہنجار تائیں

س

ستائش مسیح دی ہمیش ہووے دل حقیقت جو ہے لامکان یارو
نقش اللہ علم الیقین یسوع کلمۃ اللہ بے گمان یارو
آفتاب مہتاب صداقتاں دا نور ابن وحید ہر زمان یارو
جیا اساں دی باغ جناں جوڑ ف یسوع نام جے ورد زبان یارو

ش

شک کیتا جناں حق اُتے اوہا جیا سجود استغفار کرے
تیج جھوٹ دا کیتا نتار یسوع بھاویں لکھ یہودیہ زار کرے
میرے قادر و حی القیوم یسوع قلب جناں ف خوابیدہ بیدار کرے
چشمہ فیض کھبی پروردگار میرے مینوں پاک تے صاف مثل نار کرے

ص

صدق دیناں یقین رکھاں رب ذوالجلال چٹان میری
خاکِ کوتے مسیحا ملی رخ اُتے سنور گئی تقدیر بےگمان میری
شمس و قمر دی دوستو رشک کرے بخش دتی تقصیر یزدان میری
تمنا ساقیا ہووے ہمیش تیری دیویں جام تہانوں اے جان میری

ط

طرف صلیب دے چل عاصی جتھے ملے ثبوت پیار والا
جتھے ٹٹ گئے بند گناہ والے تے علاج لے ہر آزار والا
ہو بیدار تے محرم راز ہو جا کلمہ بول ہینوں استغفار والا
ایہدے ہیٹھ آرام تے چین ابدی مہنوں بول کہے اختیار والا

ظ

ظلمت دا پردہ چاک کیتا وچ جگ نی دے ڈیرا لا یسوع
حق و باطل دے راز افشاں کیتے علم و فطرت و حکمت سکھا یسوع
خوانِ اقدس و نور المعان دینیاں داغ عصیاں تے مٹا یسوع
شکر کراں زکائی دیوانگ جد نوں میرے گھر جے لوے پھیرا پا یسوع

ع

عمل کتاب دے وچ ڈٹھا تھاں تھاں لکھی ہوئی صفت صلیب دی اے
زار عصیاں تھیں ہیں شفا دیواں اے پکار تاں یسوع طبیب دی اے
لوکی کرن بہشتاں دی آرزو پر میتوں آرزو یسوع حبیب دی اے
خون یسوع تھیں پائی نجات جوزف یار و خوبی ایہہ مرے نصیب دی اے

ف

فقط یہواہ دی ذات باقی کاشف الاسرار نکتہ دان من دے
آفتاب الصدق کلمتہ اللہ نور حق تے نور جہان من دے
فسیح او ہناں دی یسوع حبیب پیارا جو صلیب نوں نال ایمان مندے
دھن اوہ جوزف جو مسیح تائیں انتساب پیر و پیغمبران مندے

ق

قیامت دا مالک مختار یسوع قوم امت دا اہل زبان مندے
روح پاک نے عالم الغیب نالے راہ حق تے جان جہان مندے
رلے بہت جھجر دے پیتے وانگ جھڑے اج یسوع نوں اوہ نگہبان مندے
جنہاں پائی حیات میراث جوزف اوہ یسوع نوں ابن یزدان مندے

ک

کیوں نہ منہ سنسار سارا یسوع حق الیقین غفار تائیں
شفقت اوسدی لا محدود بار وہے ہمیش ملدی توبہ کار تائیں
نور عہد الجدید بقعہ نور کردا بے شعور مغرور خطا کار تائیں
لاریب مسیح منجی عاصیاں دا بخشدے جوزف گنہگار تائیں

گ

گذر گئی شب دیجور یارو چمکے ہر سمت جلوہ طور جوزف
داغ عصیاں نال جو سیاہ سن دل تاحیات ہوئے بقعہ نور جوزف
جاگ اٹھے گناہ دی موت جو سوتے جیہڑا چھوٹکیا گیا قصور جوزف
چور نور دا رہیا نہ فرق کوئی جدھن یسوع دا ہویا ظہور جوزف

ھ

مکھ جے توں موڑ لیا مینتھوں کون ہووے گا پرسان حال میرا
میری رہبر مدام ہدایت تیری تیرے باہجھ ایہہ جینا محال میرا
کریں معاف قصور تقصیر میرے جو خلاف تیرے قیل و قال میرا
دیویں جام حیات بقا مینوں ساقی سن لے اج سوال میرا

ن

نگہ قہر دنیاں دشمن دغاباز یہود مسیح دبے ول
دین فتوے کر مصلوب اہنوں پلاطوس دی پیش نہ کوئی وی گل
جک لئی صلیب تے مر پیا شافی عاصیاں داکوہ کلوری دل
زندہ ہو کے تیسرے دن جوزف یسوع کھول تے سارے دل پھل

ہ

ہلیلویاہ سب لوک گادن دتا سچ تے جھوٹ نتار یسوع
فتح پا صلیب و لحد اتے زندہ ہو یائے آپ مختار یسوع
ہوئی دور دیجور ضیا پھیلی جیہا نور پایا کردگار یسوع
جوزف عاصیاں نوں شے جلال ابدی نالے چین آرام پائیدار یسوع

ی

یسوع دنیاں پریت لالے اوہ محبوب شفیع غمخوار تیرا
عشقِ ذاتِ مسیح مخدوم اندر دائم ہو محکوم اوہ مختار تیرا
یسوع خوبی حق ویزدان جوزف یسوع شبیہ حق کردگار تیرا
کارِ ملت تمام انجام کرکے یسوع آپ کرے انتظار تیرا

یسوع آکھیا

یسوع آکھیا راہ حق زندگی ہیں اول آخر ہے قایم دائم نام میرا
لا فانی جمال جلال میرا جلوہ افشاں ہے عالی مقام میرا۔
غمِ انساں دی حد ہوئی آخر سر کلور تیک بات جدآن پہنچی
چلی بادِ مراد اوہناں لئی جوزف جنہاں کیتا قبول کلام میرا

یسوع آکھیا تختِ انصاف اُتے جدوں بیٹھاں گا روز حساب یارو
رو رعائت نہ کراں گا میں کائی کھولاں تساں دی عمل کتاب یارو
کر لین قبول جو نام میرا، ابنِ یزداں دا دیاں خطاب یارو
مان دارِ فنا دا کی جوزف ایتھے زندگی مثل حباب یارو

یسوع آکھیا میں چڑھ باپ جینڈ گا دینہ ابھیڑاں دے لئی ہاں جان اپنی
عرش چھیڈ کے فرش توں آن بلیا چھیڈ دتی میں آن بان شان اپنی
ابنِ یزداں دا دتا خطاب تہاتوں پر تساں نہ کیتی پہچان اپنی
جوزف لوک مبارک میرے باپ دے اوہ دتی راہ میرے جنہاں جان اپنی

⊙
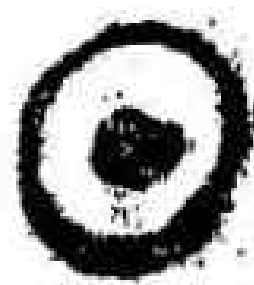
یسوعؑ آکھیا قدیہ عظیم دیاں بھڑک اُٹھی لگا و انتخاب یارو
تشنہ لبو ہُن جامِ حیات پی لو آیا جھوم کے فصلِ سحاب یارو
بدل گیا فرسودہ نظام سارا بدل گئے نجوم مہتاب یارو
خوشا بخت جوزف مسکرا اُٹھی ایہہ حیات جو خستہ خراب یارو

⊙

یسوعؑ آکھیا نشاناں الٰہی چھڈ کے بنی آدم لئی آیاں زمین اُتے
حُسنِ نیت تے صدقِ بسیط دنیاں فتح پائی شیطان لعین اُتے
کارگر جہاں جیہڑی کُھل دی رہی ہر بیّن حقیقت جبین اُتے
جوزف ابدی میزان ایمان کامل یسوعؑ ابنِ وحید امین اُتے
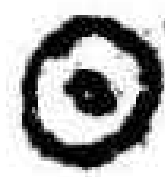
⊙

یسوعؑ آکھیا میریاں ویاں دلوں راتیں آہاں دنیاں بجھاوندا ہیں
چُک لئے ہیں تساں جے دکھ تے غم تسی غیر دے در تے جھلوندا ہیں
میرے بھرا نہ تساں دا کوئی دردی اکیسے ہور نوں حال سناؤندا ہیں
اک مِک ہو کے اک جند ہو کے اک دوجے دا دل دکھاؤندا ہیں

مقولہ شاعر

دنیا ویکھدی بینوں مشکوک نظریں کھیڈاں کھیڈیاں اجیاں جہان اتے
آفتاب مہتاب جنہوں کرن سجدے جھک گیا ہیں اوسدی شان اتے
راہواں ڈنگیاں سدیاں کرلیاں کر نظر مسیح دے بیان اتے
بدل گئے حیات بے گماں جوزف آوندے رہے امتحان امتحان اتے

طور پر منشائے ایزدی پر روشنی ڈالنے کے لئے دینِ مسیحیت کے
مائیہ ناز مبلغ اور شہرہ آفاق عالم جناب ریورینڈ فادر جوزف
نصاری نے ایک عظیم تصنیف تین نہیں صرف ایک ۔
ایک میں تین اور تین میں ایک تالیف کر کے ثابت کر دیا
ہے کہ مسیحی قوم تین نہیں بلکہ ایک ہی خدا پہ ایمان رکھتی ہے ۔

جناب ریورینڈ فادر جوزف نصاری نے اپنی اس احتجاجاً
تحریر میں ارباب اختیار سے یہ اپیل کی ہے کہ مخالفین کے
غلط ذہنوں کی غلط پیداوار کو مناسب اقدام کر کے عظمتِ
مسیحیت کی بلند و معزز اقدار کے تحفظ کا اقدام کیا
جائے مسیحی دین کے بارے میں غلط اور بطلان امیز روایات
کو پیش کر کے آوازِ حق کو دبانے کی جو ناپاک کوششیں کی
جاتی ہیں ان کا سدِ باب کیا جائے ۔

مسیحی دین کے نامور عالم جناب ریورینڈ فادر جوزف

نیا جنم

ایک ایسی عورت کی کہانی جسکو معاشرے میں سب نفرت و حقارت کی نگہ سے دیکھتے تھے۔

ایک ایسی عورت کی کہانی جس نے اپنی گناہ آلودہ ذات کو خداوند کے قدموں میں ڈال دیا اور پرانی انسانیت کو ترک کرکے نئی انسانیت میں نیا جنم لیکر ابدی میراث کی حقدار ہوگئی

ایک ایسے انسان کی کہانی جس نے تقرب خداوندی کے حصول کیلئے شروع سے ہی احکام خداوندی کی انتہائی تابع فرمانی سے تعمیل کی ـــــ مگر جب خدا کی بادشاہت کو حاصل کرنے کا وقت آیا ـــــ تو وہ خداوند کی بات کو ٹال گیا۔

ایک ایسے اپاہج بچے کی کہانی جو غیر قوم میں سے تھا ـــ مگر خداوند کی نگہ التفات نے اسکی پوری کائنات کو اپنے نور سے روشن کردیا۔

ایک ایسے شخص کی کہانی ـــ جس نے خداوند کے لوگوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر قتل کرنا ـــ اسیر کرنا ـــ اپنا شعار حیات بنا رکھا تھا۔ مگر جب اس کے چینے جانیکا وقت آیا ـــ تو وہ بیساختہ پکار اٹھا ـــ "اے خداوند"

- ایک ایسے فرد کی کہانی جس کے متعلق مشہور تھا کہ وہ درندہ صفت غریبوں کا خون چوسنے والا انسان ہے — مگر اس نے حلیم اور تائب ہوکر نجات کے دن کو پالیا۔
- ایک ایسے ٹھگنے کی کہانی جس نے اپنے ایمان کی قوت سے نیا جنم لے کر ہمیشہ کی زندگی پالی۔

نیا جنم

- مسیحی دین کے نامور و شہرہ آفاق عالم ریورینڈ فادر جوزف نصاری نے اپنے مخصوص طرز نگارش سے حق و باطل کے انفیاز میں ایک ناقابل فراموش تصنیف کی ہے

نیا جنم

- آپکے فکر و علم کی پختگی کی ترجمانی کا ایک بہترین شاہپارہ ہے یہ تخلیق آپکے عالمانہ و مفکرانہ خوبیوں کا آئینہ دار ہے۔

نیا جنم

- خداوند کی نجات بخش محبت اور زمانے کی سنگدلی کی منہ بولتی تصویر ہے خداوند کی پر جلال ذات اور گنہگاروں کی تابنانہ زندگی میں یکسانیت کی باتفسیر تصنیف ہے۔ امتیازی طرز نگارش — بہترین کتابت معیاری کاغذ — قیمت مناسب عنقریب آپکی خدمت میں پیش کردیجائیگی......

زیرِ نظر کتاب

بارِ اوّل ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ایک ہزار

قیمت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ چار روپے